REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　　نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم　　وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO P/G.D.P-3

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

جلد ۲۹

شمارہ ۲۹ (29)

ایڈیٹر:- خورشید احمد انور

نائبین: جاوید اقبال اختر، محمد انعام غوری

ہفت روزہ بدر قادیان

شرح چندہ
سالانہ ۲۰ روپے
ششماہی ۱۰ روپے
ممالک غیر بذریعہ بحری ڈاک ۵۴ روپے
فی پرچہ ۴۰ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN 143516.

۳ر رمضان المبارک ۱۴۰۰ ہجری　　۱۷ر وفا ۱۳۵۹ ہش　　۱۷ر جولائی ۱۹۸۰ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۱۴ر وفا (جولائی) سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بارے میں فرینکفورٹ سے آمدہ مورخہ ۷ر جولائی کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ "حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمدللہ"

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ ان دنوں بیرونی ممالک کے بابرکت سفر کے پہلے مرحلہ پر مع اہلِ قافلہ فرینکفورٹ میں قیام فرما ہیں احباب خصوصی توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اس سفر کو اہلِ مغرب کے دل اسلام کے لئے جیتنے کا باعث بنائے اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نیز تمام اہلِ قافلہ کا ہر آن حافظ وناصر رہے آمین

قادیان ۱۴ر وفا (جولائی) محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ مع محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ دارالہجرت ربوہ سے آج بخیر وعافیت واپس دارالامان تشریف لے آئے ہیں الحمدللہ۔

★ مقامی طور پر تمام درویشانِ کرام بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔

اعلائے کلمۂ اسلام اور اشاعتِ قرآن مجید کی خالصتاً دینی اغراض کے ماتحت

حضرت اقدس امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی بیرونی ممالک کے دورہ پر روانگی

فرینکفورٹ پہنچنے پر احبابِ جماعت کیلئے حضور کی جانب سے محبت بھرا السلام علیکم

قادیان ۱۴ر وفا (جولائی) سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مع افرادِ قافلہ اعلائے کلمۂ اسلام اور اشاعتِ قرآن مجید کی خالصتاً دینی اغراض کے ماتحت دارالہجرت ربوہ سے بیرونی ممالک کے انتہائی بابرکت سفر پر روانگی سے متعلق ہم اپنے محترم قارئین کو "اخبارِ احمدیہ" کے گذشتہ کالموں میں آگاہ کر چکے ہیں اس سلسلہ میں روزنامہ الفضل ربوہ مجریہ ۱ر ۲ر اور ۳ر وفا (جولائی) میں محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب امیر مقامی ربوہ کے حوالے سے جو تفصیلی کوائف شائع ہوئے ہیں انہیں احبابِ جماعت کی آگاہی اور اس سفر کے ہر جہت سے بابرکت اور کامیاب ہونے کے لئے متضرعانہ دعاؤں کی خصوصی تحریک کی غرض سے ذیل میں نقل کیا جا رہا ہے آئندہ بھی جیسے جیسے حضور ایدہ اللہ الودود کے اس بابرکت سفر کے مزید ایمان افروز کوائف ہمیں موصول ہوتے جائیں گے انہیں ساتھ کے ساتھ اخبار بدر کے ذریعہ فوری طور پر احبابِ جماعت تک پہنچانے کی ہر ممکن کوشش کی جائے گی انشاء اللہ تعالیٰ

(ایڈیٹر بدر)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مورخہ ۲۸ر ۲۹ر جون کی درمیانی رات کو دو بج کر بیس منٹ پر بیرونی ممالک کے دورہ پر جانے کے لئے مع اہلِ قافلہ کراچی سے فرینکفورٹ روانہ ہو گئے ہیں حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمدللہ۔

خالص دینی اغراض اور خدمتِ دین کے لئے اختیار کئے گئے اس سفر میں حضور کے ہمراہ حرم محترم حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ کے علاوہ محترم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب بطور پرائیویٹ سیکرٹری، محترم صاحبزادہ مرزا فرید احمد صاحب بطور نمائندہ مجلس خدام الاحمدیہ محترم مسعود احمد خان صاحب دہلوی ایڈیٹر روزنامہ الفضل، مکرم لطف الرحمٰن صاحب اور مکرم ناصر احمد صاحب کو بھی حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی معیت میں یہ سفر کرنے کا خصوصی شرف اور سعادت حاصل ہوئی ہے۔

ان احباب کے علاوہ محترم چوہدری انور حسین صاحب امیر ضلع شیخوپورہ بھی اپنے خرچ پر حضور کے قافلہ میں شامل ہیں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا یہ دورہ اندازاً تین ماہ کا ہے اور اس میں حضور متعدد ممالک میں تشریف لے جائیں گے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ ۲۶ر جون کو صبح چھ بجے ربوہ سے لاہور روانہ ہوئے اور اسی روز بعد دوپہر کراچی پہنچ گئے۔ جہاں ۲۸ر اور ۲۹ر جون کی درمیانی رات کو فرینکفورٹ روانہ ہو گئے۔

روزنامہ الفضل مجریہ ۳ر جولائی کی اطلاع مظہر ہے کہ سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے پرائیویٹ سیکرٹری محترم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب کی طرف سے جناب امیر مقامی محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کے نام مورخہ ۳۰ر جون کو جو کیبل گرام موصول ہوئی ہے اس میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے مع افرادِ قافلہ بیرونی ممالک کے دورے کے پہلے مقام فرینکفورٹ پہنچنے کی اطلاع دینے کے ساتھ یہ پُرمسرت اطلاع بھی دی گئی ہے کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے احبابِ جماعت کو

"اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ"

کا محبت بھرا تحفہ ارسال فرمایا ہے کیبل گرام میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ ہمارے پیارے آقا ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمدللہ۔

احبابِ کرام خصوصی توجہ، درد و الحاح اور التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اس بابرکت سفر کو ہر جہت سے کامیاب و کامران کرے حضور پُرنور نے اعلائے کلمۂ اسلام اور اشاعتِ قرآن حکیم جیسی عظیم الشان اور خالصتاً دینی اغراض کے ماتحت یہ طویل سفر اختیار فرمایا ہے وہ انتہائی دور رس اور مفید نتائج کا حامل ہو۔ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں ہر آن ہمارے پیارے اور جان و دل سے محبوب آقا اور دیگر اہلِ قافلہ کا حافظ وناصر رہے اور اپنے بے پایاں فضلوں سے معمور کرنے کے بعد بخیر و عافیت اور بانیل و مرام مرکز سلسلہ میں واپس لائے

آمین اللّٰھم
آمین برحمتک
یا ارحم الرّاحمین

○

احبابِ جماعت کیلئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا ایک اہم ارشاد

"ہر جماعت میں ایک مرکزی حصہ ہوتا ہے وہ لوگ جن کو تہجد کی رات جاگنے اور دعائیں کرنے کی عادت ہوتی ہے یا وہ لوگ جن کو یہ عادت تو نہیں لیکن کبھی کبھی اُٹھتے ہیں وہ سب خاص طور پر اس بدھ سے لے کر ایک ہفتہ تک رات کو اُٹھ کر خدا تعالیٰ سے اس سفر کی کامیابی اور برکتوں کے لئے دعائیں کریں"

خطاب برموقع فضلِ عمر تعلیم القرآن کلاس ربوہ

ملک صلاح الدین ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضلِ عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان

ہفت روزہ بدر قادیان ٭ مورخہ ۱۷ وفا ۱۳۵۹ ہش

اعلائے کلمۂ اسلام اور اشاعت قرآن حکیم کیلئے

ایک اور مبارک و مسعود سفر کا آغاز

ذرا تصور تو کیجئے اس گھڑی کا جب میدان کارزار میں دونوں طرف کی فوجیں باہم برسر پیکار ہوں جنگ ایک فیصلہ کن مرحلے میں داخل ہو چکی ہو مجاہدین کے تابڑ توڑ حملوں کی تاب نہ لا کر غنیم کے اوسان خطا ہو چکے ہوں اور اس کی صفوں میں انتشار و پراگندگی کے آثار نمایاں دکھائی دینے لگے ہوں ٹھیک ایسے وقت میں اگر فوج ظفر موج کا سپہ سالار اعظم بھی میدانِ جنگ میں پہنچ جائے تو اس کے سپاہیوں کے حوصلے اور عزائم کتنے بلند ہو جائیں گے اور وہ کتنی جلدی میدانِ جنگ کا نقشہ یکسر بدل کر رکھ دیں گے۔؟

جری اللہ فی حلل الانبیاء سیدنا حضرت اقدس مسیح پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آج سے نوّے سال قبل تمام باطل عقائد و خیالات کے خلاف جس عالمگیر جہاد کا آغاز فرمایا تھا آج بفضلہ تعالیٰ وہ جہادِ کبیر ایک فیصلہ کن مرحلہ میں داخل ہو چکا ہے اکنافِ عالم میں پھیلے ہوئے مجاہدینِ احمدیت کی شبانہ روز مساعی اور جانفروشانہ معرکہ آرائیوں نے بلاشبہ دشمنانِ دینِ متین کی صفوں کو پامال کر کے رکھ دیا ہے یہی وجہ ہے کہ وہ حواس باختہ ہو کر اسلام کے خلاف جارحانہ کاروائیاں عمل میں لانے کی بجائے خود اپنی مدافعت کی ناکام کوشش کر رہا ہے ایسے حالات میں سالارِ جماعت سیدنا وامامنا حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ الودود کا وقفہ وقفہ سے اس معرکۂ حق و باطل کے ہر محاذ پر بنفسِ نفیس تشریف لے جانا ثابت کرتا ہے کہ فی الواقع نقشۂ عالم پر ایک عظیم روحانی تغیر رونما ہونے والا ہے اور عنقریب اسلام کے موعود اور عالمگیر غلبہ کی وہ صبح صادق طلوع ہوا چاہتی ہے جس کے لئے ہر مجاہدِ احمدیت عرصہ دراز سے کوشاں اور چشم براہ ہے۔

اسی پسِ منظر میں آیئے ہم حضور ایدہ اللہ الودود کے بیرونی ممالک کے ان مبارک سفروں کا ایک سرسری جائزہ لیں جو اپنے بابرکت عہدِ خلافت میں اب تک آپ نے اختیار فرمائے ہیں۔

• — ۱۹۶۷ء میں حضور نے مغربی جرمنی، سوئٹزرلینڈ، ہالینڈ، ڈنمارک اور انگلستان کی جماعتوں کا پہلا کامیاب دورہ فرمایا جس میں حضور نے ان ممالک میں جماعت کی منظم تبلیغی سرگرمیوں کو تیز تر کرنے کے مزید امکانات کا جائزہ لینے کے علاوہ وانڈزورتھ ہال لنڈن میں "امن کا پیغام اور ایک حرفِ انتباہ" کے عنوان پر وہ معرکۃ الآراء خطاب بھی فرمایا جو اب تک کئی معروف زبانوں میں شائع ہو چکا ہے اسی سفر کے دوران حضور نے "مسجد نصرت جہاں" کوپن ہیگن (ڈنمارک) کا تاریخی افتتاح بھی فرمایا

• — ۱۹۷۰ء میں حضور نے مغربی افریقہ کے چھ اہم ممالک نائیجیریا، غانا، آئیوری کوسٹ، لائبیریا، گیمبیا اور سیرالیون کا دورہ فرمایا جس میں متعدد انتہائی اہم جماعتی امور سرانجام دینے کے علاوہ حضور نے تمام سربراہانِ مملکت ان ممالک کی بے شمار سرآوردہ شخصیتوں اور لاکھوں عوام تک پیغامِ حق پہنچایا "لیپ فارورڈ پروگرام" اور "نصرت جہاں ریزرو فنڈ" اسی مبارک سفر کے شیریں ثمرات ہیں۔

• — ۱۹۷۳ء میں حضور اکنافِ عالم میں قرآنِ عظیم کی بکثرت توسیع و اشاعت کے امکانات کا جائزہ لینے کے لئے ایک مرتبہ پھر انگلستان تشریف لے گئے غلبۂ اسلام کی آنے والی صدی کے شایانِ شان استقبال کے لئے "صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ" کا عظیم اور بابرکت منصوبہ حضور کے اسی سفر کا شیریں پھل ہے۔

• — حضور کا ۱۹۷۵ء کا سفرِ انگلستان اگرچہ ڈاکٹری مشورہ کی روشنی میں علاج کی غرض سے تھا تاہم اس سفر میں بھی حضور نے جماعتہائے احمدیہ انگلستان کے گیارہویں سالانہ اجتماع میں بابرکت شمولیت فرمائی اور گوٹن برگ (سویڈن) کی مسجد کا سنگِ بنیاد نصب فرمانے کے علاوہ بہت سے دیگر اہم جماعتی امور سرانجام دیئے۔

• — نئی دنیا میں بسنے والوں تک عالم روحانیت میں ایک نئی زمین اور نئے آسمان کے قیام کی بشارت پہنچانے کی غرض سے حضور نے ۱۹۷۶ء میں کینیڈا اور امریکہ کی جماعتوں کا دورہ فرمایا اسی سفر میں حضور نے گوٹن برگ (سویڈن) کی نو تعمیر شدہ مسجد کا بابرکت افتتاح بھی فرمایا۔

• — ۱۹۷۸ء میں جماعتِ احمدیہ انگلستان کی طرف سے "مسیح کی صلیبی موت سے نجات" کے عنوان پر کامن ویلتھ انسٹی ٹیوٹ لنڈن کے آڈیٹوریم میں منعقد ہونے والی بین الاقوامی کانفرنس میں حضور نے بنفسِ نفیس شمولیت اختیار فرمائی اور تمام عالم عیسائیت کو اس اہم اور بنیادی موضوع پر دنیا کے کسی بھی مقام پر کھلے عام تبادلۂ خیال کرنے کی دعوت دی۔

• — اور اب حضور نے اعلائے کلمۂ اسلام اور اشاعتِ قرآن مجید کے وسیع و ہمہ گیر منصوبوں کو عملی جامہ پہنانے کے لئے گذشتہ دنوں جس نئے سفر کا آغاز فرمایا ہے وہ اس جہت سے بہت بڑی اہمیت رکھتا ہے کہ حضور نے اپنے اس مبارک سفر میں بیک وقت مغربی جرمنی ہالینڈ، انگلستان، فرانس، سپین، امریکہ کینیڈا اور افریقن ممالک کی ان تمام جماعتوں کو شامل فرمایا ہے جن کا دورہ حضور اپنے تمام گذشتہ سفروں میں علیحدہ علیحدہ فرما چکے ہیں واللہ خیر حافظًا

بفضلہ تعالیٰ اس وقت ہمارے پیارے امام کی عمر مبارک ستّر سال سے متجاوز ہے اور جیسا کہ احبابِ جماعت کو علم ہے کہ ماہ مارچ میں حضور پر انفیکشن کا جو شدید حملہ ہوا تھا ہنوز اس کا اثر مکمل طور پر زائل نہیں ہوا ہے اس تشویش ناک صورتِ حال کی موجودگی میں بھی حضور کا اتنے طویل سفر پر روانہ ہونا جہاں آپ کی اولوالعزمی اور جواں ہمتی کو ظاہر کرتا ہے وہاں اس تڑپ اور اضطراب کو بھی واضح کرتا ہے جو اشاعتِ حق اور اعلائے کلمۂ اسلام کے لئے آپ کے قلبِ صافی میں پائی جاتی ہے ان حالات میں تمام احبابِ جماعت کا یہ مقدس فرض بنتا ہے کہ وہ اپنے محبوب امام ہمام ایدہ اللہ الودود کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور بعد تکمیل سفر بانیل و مرام خیر و عافیت کے ساتھ دوبارہ مرکز سلسلہ میں مراجعت کے لئے راتوں کو پچھلے پہر اُٹھ اُٹھ کر نہایت درجہ درد و الحاح کے ساتھ عاجزانہ دعائیں جاری رکھیں ہر جماعت میں انفرادی و اجتماعی صدقات کا اہتمام بھی کیا جائے۔

اللّٰھمّ ایّد امامنا بروح القدس ٭ (سید خورشید احمد انور)

روزہ دار کو چاہیئے کہ خدا کے ذکر میں مصروف رہے تاکہ تبتّل اور انقطاع حاصل ہو

ملفوظات حضرت اقدس مسیح پاک علیہ السلام

"روزہ اتنا ہی نہیں کہ اس میں انسان بھوکا پیاسا رہتا ہے بلکہ اس کی ایک حقیقت اور اس کا اثر ہے جو تجربہ سے معلوم ہوتا ہے انسانی فطرت میں ہے کہ جس قدر کم کھاتا ہے اسی قدر تزکیۂ نفس ہوتا ہے اور کشفی قوتیں بڑھتی ہیں خدا تعالیٰ کا منشاء اس سے یہ ہے کہ ایک غذا کو کم کرو اور دوسری کو بڑھاؤ ہمیشہ روزہ دار کو یہ مدّ نظر رکھنا چاہیئے کہ اس سے اتنا ہی مطلب نہیں کہ بھوکا رہے بلکہ اسے چاہیئے کہ خدا تعالیٰ کے ذکر میں مصروف رہے تاکہ تبتّل اور انقطاع حاصل ہو پس روزے سے یہی مطلب ہے کہ انسان ایک روٹی کو چھوڑ کر جو صرف جسم کی پرورش کرتی ہے دوسری روٹی حاصل کرے جو روح کی تسلّی اور سیری کا باعث ہے اور جو لوگ محض خدا کے لئے روزے رکھتے ہیں اور نرے رسم کے طور پر نہیں رکھتے انہیں چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ کی حمد اور تسبیح اور تہلیل میں لگے رہیں جس سے دوسری غذا انہیں مل جاوے۔"

(ملفوظات جلد نہم صفحہ ۱۲۳)

تعلیمی منصوبے کی بنیاد اور انتہا قرآن کا علم سیکھنے پر ہے

دُنیا میں کوئی علم ایسا نہیں جس کی نشاندہی قرآن کریم نے نہ کی ہو!!

ساری دُنیا میں اسلام کو پھیلانے کے مقصد سے میں چند دِنوں میں باہر دورے پر جا رہا ہوں۔

بہت دُعائیں کریں کہ میرے اس سفر میں برکتیں پیدا ہوں اور خدا تعالیٰ اپنے فضل سے سارے کام آسان کر دے

فضلِ عمر درس القرآن کلاس کی افتتاحی تقریب میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کے بصیرت افروز خطاب کا ملخص

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فضلِ عمر درس القرآن کلاس کی افتتاحی تقریب میں ۲۳۔ احسان (جون) ۱۳۵۹ہش کو بوقت ۸ بجے صبح جو بصیرت افروز خطاب فرمایا اس کا خلاصہ الفضل مجریہ ۳۰۔ احسان (جون ۱۳۵۹ہش ۱۹۸۰ء) سے درج ذیل کیا جاتا ہے۔ (ایڈیٹر)

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے اپنی بیماری کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ مجھے پچیس مارچ کو گردے کی انفیکشن کا حملہ ہوا تھا ابھی تک پوری طرح آرام نہیں آیا۔ اور ابھی میں ڈاکٹر کی ہدایت کے مطابق دوائی استعمال کر رہا ہوں۔ اللہ تعالیٰ فضل کرے اور پوری طرح صحت عطا کرے۔ آمین۔ درمیان میں ایک اور تکلیف بھی ہو گئی جس کی وجہ سے کھانا بھی مختصر کرنا پڑا۔ ابھی تک وہ بھی پوری طرح ٹھیک نہیں ہو سکی۔ بولنے میں اور آواز پر بھی اس کا اثر ہے۔

حضور نے فرمایا کہ میں اپنی بیماری کی وجہ سے پوری توجہ اس کلاس کے کاموں میں اس طرح نہیں دے سکا جیسے صحت کے ایام میں دیا کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ جماعت آگے ہی آگے ترقی کرتی جا رہی ہے۔ اور ہر سال پہلے سال کی نسبت زیادہ سے زیادہ تعداد میں ہمارے بچے اور بچیاں اس کلاس میں شامل ہوتی ہیں۔ مگر اس سال اضافے کی نسبت کچھ کم ہے میں امید رکھتا ہوں کہ اگلے سال یہ تعداد دو ہزار تک پہنچ جائے گی اور پہنچنی چاہیئے۔

پھر حضور نے اپنے نئے تعلیمی منصوبہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اس منصوبہ کی بنیاد اور انتہا قرآن کریم کا علم سیکھنے پر ہے۔ ہمیں بتایا گیا ہے کہ

اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ فِی الْقُرْاٰنِ

کہ ہر قسم کی بھلائی کا سرچشمہ قرآن ہے اور ہر نور اس نور سے پھوٹتا ہے۔ دنیا میں کوئی علم ایسا نہیں جس کی نشاندہی قرآن کریم نے نہ کی ہو۔ بلکہ قرآن کریم نے آسمانوں اور زمین کے سارے علوم کی طرف اصولی اور بنیادی رہنمائی فرما دی ہے۔

ہم قرآن اس لئے پڑھتے اور سیکھتے ہیں کہ اس دنیا میں بھی اللہ کے فضلوں اور رحمتوں کو جذب کر سکیں اور ہماری آنے والی زندگی بھی خیر و برکت والی اور نعماء باری سے بھری ہوئی ہو۔ اس لئے میں نے اپنے اس منصوبہ میں بتایا تھا کہ قرآن کریم کی بنیاد پر ہی ہم نے دنیا کے ہر علم میں دوسروں سے آگے بڑھنا ہے۔ احمدی بچہ پیچھے رہنے کے لئے پیدا نہیں ہوا۔ ہاں اگر اپنی تقدیر آپ بگاڑ دے تو اس کی ذمہ داری اس پر ہے اس کے پیدا کرنے والے پر نہیں۔ جو تھوڑا سا جائزہ اس وقت تک لیا جا چکا ہے اس سے پتہ چلتا ہے کہ کس قدر قیمتی ذہن اللہ تعالیٰ نے احمدی بچوں کو دیئے ہیں۔ اس کی قدر کرنی چاہیئے ناشکری نہیں کرنی چاہیئے۔ اس لئے ہماری زندگی کے اوقات معمور ہونے چاہئیں۔ ایک مومن خواہ بڑا ہو یا بچہ طالب علم ہو یا طالبہ معمور الاوقات ہونا ہے۔ معمور الاوقات کے یہ معنی ہیں کہ پڑھنے کے اوقات علم کے حصول کی جدوجہد سے معمور رہیں۔ اور کھیل کے اوقات جسموں کی مضبوطی اور طاقت کے حصول کے لئے ورزش میں مشغول رہیں اور نیند کے اوقات اس لئے نیند میں خرچ ہوں کہ دماغ تازہ ہو اور تعلیم کے حصول کی مزید سعی کی جا سکے۔

تعلیمی منصوبہ

اس عظیم تعلیمی منصوبہ کا ذکر کرتے ہوئے جو حضور نے گذشتہ سال انصار اللہ کے اجتماع کے موقعہ پر جماعت کے سامنے رکھا تھا فرمایا مجھے افسوس ہے تعلیم کے اس منصوبہ کو بوجہ بیماری بہت نہیں دیکھ سکا۔ دراصل اس کی بنیاد یہ ہے کہ طالب علمی کے زمانہ میں ہر احمدی بچہ کا ہمیں علم ہونا چاہیئے۔ اور اس کا نام اور پتہ ہمارے رجسٹروں میں درج ہو اور ہر احمدی بچہ کا کاغذ ہماری الماری (ت ح م ط ا ک) کے اندر موجود ہو اور ہم پہلی جماعت سے ہی ہر بچہ کی رہنمائی اور نگرانی سال بسال کرتے رہیں کہ اس نے اپنا وقت اور ذہن ضائع تو نہیں کیا۔ مجبوری کے حالات نے اسے نقصان تو نہیں پہنچایا۔ یہ ابتدائی اور بنیادی کام میری خواہش کے مطابق گذشتہ مہینوں میں نہیں ہو سکا۔ حضور نے راولپنڈی کی جماعت کی مثال دی کہ ابتداءً انہوں نے ۲۵۰ طلبا کی مکمل فہرست حضور کی خدمت میں پیش کی۔ حضور نے فرمایا کہ پنڈی میں میرے علم کے مطابق ایک ہزار طالب علم ہونا چاہیئے۔ اس لئے میں نے انہیں کہا کہ تین دن کوشش کر کے اور نام نکالیں۔ تو تین دن بعد یہ تعداد ۷۵۰ تک پہنچ چکی تھی۔ حضور نے فرمایا ابھی بھی کم ہے۔ چنانچہ جماعت نے اب بھرپور کوشش شروع کر دی ہے۔

حضور نے فرمایا۔ یہ ہمارا چست اور تعلیم یافتہ ضلع ہے۔ اس کا یہ حال ہے تو مثلاً ضلع سیالکوٹ کی دیہاتی مجالس جہاں سینکڑوں افراد ایک گاؤں میں احمدی ہیں ان کے بچوں کی فہرستیں تو ہمیں درست نہیں ملیں۔ بڑی حالی دو مرے افراد کا ہے۔ ایک تعداد ان بچوں کی ہے جو اسکول جاتے ہیں اور ایک تعداد ان بچوں کی ہے جن کو اسکول جانا چاہیئے۔ اس منصوبہ کا تعلق دونوں سے ہے کیونکہ میں نے یہ اعلان کیا ہے کہ ہر احمدی بچہ کم از کم میٹرک پاس کرنا چاہیئے۔ اس لئے جو اسکول نہیں جا رہے ہم انہیں اس کی طرف محبت سے توجہ دلائیں گے کہ اسکول جاؤ۔ اور جو اسکول میں داخل نہیں انہیں اُن کے روشن مستقبل کی طرف توجہ دلا کر داخل کرائیں گے۔

حضور نے فرمایا کہ اندازاً "ایک لاکھ اسکول جانے کی عمر کے احمدی بچے موجود ہیں۔ آئندہ دس سال میں اگر ایک لاکھ سے زائد احمدی بچے میٹرک پاس ہو جائیں تو جماعت میں ایک زبردست تبدیلی اور انقلاب پیدا ہو جائے گا [illegible] میں جماعت کا مرکز ہونے کی وجہ سے اسلام کی طرف لانے کی پہلی ذمہ داری یہاں کے احمدیوں پر ہے۔ غلبہ اسلام کی بنیاد خدا تعالیٰ نے آپ کے ہاتھ میں دی ہے خدا کا احسان ہے کہ اتنی بڑی نعمت آپ کو دے دی۔ آپ میں سے اکثر اس کا اندازہ نہیں کر رہے۔ اس لئے ہم جو اندازہ کر رہے ہیں ہمارا فرض ہے کہ ان کو توجہ دلائیں اور دلاتے رہیں۔ بس ذمہ داری کو نباہنے کے لئے میں کہتا ہوں کہ پڑھو! پڑھو! پڑھو!

آیت کی بصیرت افروز تفسیر

آیات باری کی تفسیر فرماتے ہوئے حضور نے فرمایا۔ کہ خلق کائنات کا ہر جلوہ آیت ہے۔ گندم کا دانہ خدا کی آیات میں سے ایک آیت ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے لکھا اور صحیح لکھا کہ انسانی تحقیق خشخش کے دانہ کے متعلق تحقیق کرتی رہے تو اس کے اوصاف بھی ختم ہونے والے نہیں کیونکہ اس پر خدا کی صفات کے بے شمار جلوے ظاہر ہوئے ہیں تو یہ آیت بن گئی۔ قرآن نے ایک عظیم الشان اعلان کیا تھا

كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِي شَأْنٍ

یعنی خدا کا ہر جلوہ دوسرے جلوں سے مختلف ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا: ع

"کثرتِ شانِ دلیلِ وحدتِ اُو"

خدا تعالیٰ کی خلق میں یہ جو کثرت پائی جاتی ہے یعنی گندم کا ہر دانہ مختلف صفات کا مالک ہے۔ اور یہ جو گندم، چاول، مکئی کی صفات مختلف ہیں یہ خدا کی توحید کی دلیل ہیں حضور نے اس بارہ میں ایک احمدی طالب علم گیانی واحد حسین صاحب کے بیٹے کا بھی ذکر فرمایا جس نے حضور سے کُلَّ یَوْمٍ هُوَ فِي شَأْنٍ کی تفسیر سن کر ایم۔ ایس سی فزکس کے بعد جرمنی میں تحقیق کی اور ثابت کیا کہ شعاعوں کا اثر گندم کے دانہ پر اور ہے مکئی کے دانہ پر اور ہے اور چاول کے دانہ پر اور ہے۔ حضور نے فرمایا۔ پس اس کائنات کے ہر علم کا تعلق روحانیت سے ہے اور ہماری تحقیق خدا تعالیٰ کی عظمت اور جلال کو ظاہر کرنے والی ہے مٹی کے ذرہ اور ایٹم سے لیکر چاند سورج آسمان، گلیکسیز تک ہر چیز ثابت کر رہی ہے کہ کوئی خالق ہے جس نے اپنی عظمتوں اور جلال اور بزرگی کا جلوہ ان چیزوں میں ظاہر کیا ہے۔ قرآن یہ نہیں کہتا کہ ہر چیز سے کنارہ کش ہو جاؤ۔ رہبانیت اسلام میں نہیں۔ کوئی چیز اس کائنات کی نہیں کہ ایک متقی کہے کہ میرا اس چیز سے تعلق نہیں۔ اور یہ چیز مجھے خدا کی یاد نہیں دلاتی کیونکہ ہر چیز آیت ہے اور خدائی صفات کے جلوے اس پر ظاہر ہوئے ہیں۔ اس لئے میں نے سوچا کہ ایک پہلی جماعت پاس لڑکے سے کہیں زیادہ ایک میٹرک پاس ذہن قرآن کریم سیکھ سکتا ہے۔ تو یہ منزل ہے کہ کم از کم میٹرک جیسے دماغ تو قرآن سیکھنے کے لئے ہونے چاہئیں۔ پھر جب قرآن سیکھو گے تو اور روشنی پیدا ہوگی۔ قرآن دوسرے علوم کے سیکھنے میں ممد اور معاون اور دوسرے علوم قرآن کریم کی خوبیاں اُجاگر کرنے والے ہیں۔

میرا خیال تھا کہ چھ ماہ سال میں ایک دفعہ اس سارے منصوبہ کو باندھ دوں پھر دفتری روایت قائم ہو جائے گی اور کام شروع ہو جائے گا۔

سویا لیسیتھین کی خوبیاں

حضور نے سویا لیسیتھین کیپسول کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ یہ حافظہ اور ذہن کو بہت تیز کرنے والی ہے۔ جو چیز دس منٹ میں یاد ہوتی ہے اس کے کھانے سے چھ منٹ میں یاد کر سکتے ہیں۔ یعنی اس سے چالیس فی صد وقت کی بچت چیز کے یاد رکھنے میں ہوتی ہے۔

حضور نے فرمایا۔ میں نے ایم۔ بی۔ بی۔ ایس کے ایک لڑکے پر اس کا تجربہ کیا تھا۔ اور تین دن کے لئے ایک تہائی خوراک اسے دی اور اس کے بعد میں نے دیکھا کہ اس کی عام صحت اچھی ہو گئی اور وہ کہنے لگا کہ پہلے میں پانچ گھنٹے محنت کر کے تھک جایا کرتا تھا۔ سویا لیسیتھین کھا کے میں دس گھنٹے میں بھی نہیں تھکتا۔ پس فرمایا کہ اگر مجھے توفیق ہوتی تو میں ہزار دو ٹن سویا کیپسول منگوا کر آپ میں تقسیم کر دیتا وہ تو ابھی مشکل ہے لیکن ہمارے ملک میں سویا بین لگانے کی مہم جاری ہوئی ہے۔ اس لئے اگر کیپسول نہ ملیں اور تیس دانہ سویا بین کے صبح کھالیں تو آدھی کوفت دور کر دیں گے اور اگر آدھی چھٹانک تک کھالیں تو پوری طاقت آپ کو دے دیں گے۔ حضور نے فرمایا کہ اس وقت میں اپنے سارے مبلغین کو کہتا ہوں کہ جب تک میں اپنے سفر سے واپس آؤں اس دوران ہر ضلع کے لئے آپ ان مبلغین کو جلد والی نوٹ بکیں دیدیں اور یہ ہر گاؤں میں اور ہر طالب علم کے پاس جائیں ایک نوٹ بک میں اسکول جانے والے بچوں کا نام، ولدیت، باپ کا پیشہ، کلاس اور تعلیمی حالت لکھیں اور دوسری نوٹ بک میں اسکول جانے کی عمر کے اُن بچوں کے نام لکھیں جو اسکول نہیں جارہے نیز یہ اعداد و شمار ہر ضلع کے مبلغین اپنے انچارج کی نگرانی میں میرے آنے تک تیار کر دیں تو انشاء اللہ آئندہ جلدی کام کی امید ہو جائے گی۔

امن قائم کرنے کے ذرایع

حضور نے فرمایا۔ اس وقت جو چیز نظر آرہی ہے۔ وہ یہ ہے کہ باوجود بعض ابتلاؤں اور انقلابی تبدیلیوں کے انسان بحیثیت مجموعی اپنی کوشش کے ثمرات سے مایوس ہو چکا ہے۔ انسان نے بڑی ترقی کی۔ سیاروں پر پہنچ گئے۔ لیکن کوئی تسلی نہیں ہوئی۔ اس کی بہت ساری وجوہات ہیں۔ ایک وجہ یہ ہے کہ آج کے مہذب انسان نے طاقت کے استعمال کو اختیار کیا تاکہ دوسرا ڈر کے مارے بدامنی نہ پھیلا سکے۔ ان کو معلوم ہے کہ ان کے ایٹم بم اور ہائیڈروجن بم امن قائم نہیں کر سکتے بلکہ ان سے انسان کی ہلاکت کا خطرہ بڑھ گیا ہے کم نہیں ہوا اس کے مقابلہ میں اسلام کی بنیادی صداقت جو لفظ اسلام کے اندر بھی پائی جاتی ہے یہ ہے کہ انسان انسان کے باہمی خوشگوار تعلقات، امن اور سلامتی پیار اور محبت، اور بے لوث خدمت کے ذریعہ سے قائم کئے جائیں۔ ایک طرف تو کوشش ہے ڈنڈے کے ذریعہ امن قائم کرنے کی۔ دوسری طرف اسلام کہتا ہے کہ انسان کو باہمی محبت و پیار کے لئے خدا تعالیٰ کے قرب کی اور زندہ خدا سے زندہ تعلق قائم رکھنے کی ضرورت ہے۔ اور اس چیز کو انسان پیار اور محبت کے ساتھ انسانوں کی بے لوث خدمت کے ساتھ حاصل کر سکتا ہے۔ اسی سے قرون اولیٰ میں بھی اسلام ساری دنیا میں پھیلا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہمارے لئے نمونہ بنایا جنہوں نے بنی نوع انسان سے انتہائی پیار کر کے دکھلایا۔ حضور نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے یہودی مہمان کا ذکر کیا جس نے حضور کے بستر پر پاخانہ کر دیا تھا اور رات کو ہی اُٹھ کر چلا گیا تھا لیکن اپنا بٹوا بھول گیا۔ وہ جب واپس اپنا بٹوا لینے آیا تو حضور کو اس نے بستر دھوتے پایا۔ یہ دیکھ کر وہ اتنا متاثر ہوا کہ لا الٰہ الا اللہ پڑھ کر اسلام قبول کر لیا۔ حضور نے فرمایا کہ مسلمان ہونے کے لئے اتنا کلمہ کافی ہے:-

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

فرمایا۔ سب سے بڑا انسان جو آدم سے لیکر قیامت تک تھا۔ اس کا نمونہ یہ ہے۔ اس سے یہ اعلان کرا دیا

قُلْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ

یعنی بشر ہونے کے لحاظ سے تم میں اور مجھ میں کوئی فرق نہیں۔ سارے بشر برابر ہیں اور اس کی مثال وہ غلام ہیں جن کی زندگی میں ایک انقلاب عظیم اسلام کے ساتھ بپا ہوا۔ ان میں سے ایک بلال رضی اللہ عنہ تھے۔ اُن سے اسلام کے حسن اور پیار کا پتہ چلتا ہے۔ کہ وہ غلام جس کو تپتی ریت پر لٹا کر روسائے مکہ کوڑے مارا کرتے تھے۔ اس کو حضرت عمرؓ اپنی خلافت کے زمانے میں اسے میرے سردار کہتے تھے۔ اس واسطے قرآن کریم نے کسی کو حقارت کی نگاہ سے نہیں دیکھا۔ پس ہر ایک کی عزت کرو۔ بڑوں کا احترام کرو اور چھوٹوں پر شفقت کرو اور ان کی عزت کرو

حضور کا دورہ

حضور نے فرمایا۔ ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم نے ساری دنیا میں اسلام کو پھیلانا ہے۔ اس لئے آپ یہاں قرآن کریم سیکھنے کے لئے آئے ہیں تو جتنا ہو سکے سیکھیں۔

حضور نے اپنے دورے کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ ساری دنیا میں اسلام کو پھیلانے کے اسی مقصد کے لئے میں چند دنوں میں باہر دورے پر جا رہا ہوں مختلف کام ہیں۔ تفصیل آکر بتا سکوں گا۔ اللہ تعالیٰ فضل کرے۔ حضور نے اس سفر کے سلسلہ میں صدقہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ جاتے وقت اللہ تعالیٰ کے بعض ایسے فضل ہیں جو صدقے سے بھی حاصل کئے جاتے ہیں۔ اللہ کے سارے ہی فضلوں کے لئے دعا ضروری ہے۔ انسان اس کا ہاتھ پکڑ کر کوئی چیز چھین کر حاصل نہیں کر سکتا۔ ہاں دعا کر کے اس کی رحمت اور فضل کو جذب کرو۔ پھر جو خیر کا حصہ وہ چاہے تمہیں مل سکتا ہے۔ لیکن بعض تکلیفیں پریشانیاں جو انسان کی ترقی میں روک بن جاتی ہیں اس کے لئے صدقات دیئے جاتے ہیں۔ جب ہم چاہتے ہیں کہ خدا ہماری تکالیف اور روکیں دور کرے۔ تو خدا ہم سے بھی چاہتا ہے کہ ہم اس کے بندوں کی تکالیف اور روکیں دور کریں۔ میں باہر جا رہا تھا تو میں نے سوچا نئی ذمہ داریاں ہیں۔ غیروں سے باتیں کرنی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل کی ضرورت ہوتی ہے۔ چھوٹی بڑی روکیں ہوتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ بڑا فضل کرتا ہے۔ زندہ خدا پر ہم ایمان لاتے ہیں ہمارا خدا مردہ خدا نہیں۔ اور اس نے وعدہ کیا ہے کہ میں تمہارے قریب ہوں۔ تم میرے قریب آنے کی کوشش

کرو۔ اور دیکھو تو سہی ہیں کن قدرتوں اور عظمتوں والا خدا ہوں ۔ پس اپنی زندگی میں اسلام کی خاطر یہ چیز حاصل کرنی چاہیئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے فارسی کے کلام میں ایک جگہ لکھا کہ اے خدا میں تجھ سے جو مانگتا ہوں وہ تو ہی ہے ۔ میں تجھ سے تجھی کو مانگتا ہوں ۔ تیرا پیار مجھے ملنا چاہیئے اور اس لئے چاہیئے کہ غلبۂ اسلام کے لئے جو کام ہم کر رہے ہیں اس میں برکت ہو اور جلد تر اس میں ہمیں کامیابی حاصل ہو ہمارے لئے نہیں بلکہ خدا کی عظمت اور توحید کے قیام کے لئے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور پیار کو دلوں میں گاڑنے کے لئے اور نوع انسان کو ہلاکت سے بچانے کے لئے ۔ اس وقت تو نوع انسانی ہلاکت کی طرف بڑی تیزی سے حرکت کر رہی ہے ۔ ہم نے ان کو پیار کے ساتھ پکڑ کر ہلاکت سے روکنا ہے کہ خدا کی طرف واپس آؤ اور اس کے پیار کو حاصل کرو ۔ اور خوشحالی کی زندگی اس دنیا میں بھی گذارو اور اُخروی زندگی میں بھی اس کے سامان پیدا ہونے کی دعا کرو ۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا کرے ۔ حضور نے سلسلۂ کلام جاری رکھتے ہوئے فرمایا ۔ صدقے کی بات کر رہا تھا ۔ ابھی میں نے سارا بکرے ذبح کرنے کی نیت ان کے سامنے کروائے ہیں ۔ چار بکرے صدقے کے ربوہ اور لندن میں ملک کی جماعت کیلئے دو تین بکرے ۔ اپنے ہم سفر قافلہ اور غیر ممالک جہاں میں جا رہا ہوں ان کے لئے صدقہ ۔

دُعا کی تحریک

حضور نے فرمایا ۔ بہت دعائیں کریں کہ ہمیں ہر جگہ بہت برکتیں پیدا ہوں اور خدا تعالیٰ اپنے فضل سے سارے کام آسان کر دے ۔ اور ہم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت کے قیام کے لئے نوع انسانی کے دل جیتنے میں کامیاب ہوں ۔

حضور نے فرمایا ۔ ہر جماعت میں ایک مرکزی حصہ ہوتا ہے ۔ وہ لوگ جن کو پچھلی رات جاگنے اور دعائیں کرنے کی عادت ہے ۔ زیادہ لوگ جن کو یہ عادت تو نہیں لیکن کبھی کبھی اٹھتے ہیں ۔ وہ سب خاص طور پر اس بات سے کہ ایک ہفتہ تک رات کو اٹھ کر خدا تعالیٰ سے اس سفر کی کامیابی اور برکتوں کے لئے دعائیں کریں ۔ اس میں بڑے بھی ہیں جو ان بھی ہیں ۔ بہت سارے بچے بھی ہیں اور بیشمار عورتیں بھی ۔ وہ سب خدا کے سامنے عاجزانہ جھکیں ۔ ہم میں کوئی طاقت نہیں لیکن وہ سب طاقتوں کا مالک ہے ۔ ہمیں اس نے حکم دیا ہے کہ مانگو ۔ پاؤ گے ۔ مگر مانگو شرائط کے ساتھ اور دعا کرو کہ اے خدا شرائط کے ساتھ مانگنے کی ہمیں توفیق عطا کر دے اور پھر اس سے خیر مانگو ۔ اور اس کے حضور دعائیں کریں اور پھر خاص طور پر جس احمدی بچہ یا خادم کو دوسرے کی تکلیف دور کرنے کا موقعہ ملے وہ دور کرے اور اس نیت سے کرے کہ خدا تعالیٰ ہمیں نوع انسانی کے دکھ دور کرنے کی توفیق عطا کرے ۔

حضور نے آخر میں چند خاص دعاؤں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا پہلی دعا آج کی اس تقریب کے لحاظ سے فضل عمر درس القرآن کلاس کے بچوں کیلئے ہے جو اس میں شامل ہونے کے لئے آئے ہیں ۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے مقصد میں کامیاب کرے اور جو علم آپ لے کر کلاس میں بیٹھے ہیں اس سے زیادہ نور لے کر آپ یہاں سے واپس جانے والے ہوں ۔ اور یہ نور آپ کے پاس ہمیشہ رہے اور آپ کے لئے برکتوں کا موجب ہو ۔ دوسری دعا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اہل ربوہ کو اور اہل وطن کو ہر قسم کے ابتلاء سے اور دکھوں اور تکلیفوں سے محفوظ رکھے خواہ اہل وطن کا عقیدہ کوئی ہی کیوں نہ ہو ۔ ہمیں تو انسان سے غرض ہے ۔ ہمیں خدا نے یہ کہا ہے کہ انسان کی خیر خواہی کرو اس واسطے سارے ہم وطنوں کے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کے لئے بھلائی اور خیر خواہی کے سامان پیدا کرے اور پیدا کرتا چلا جائے اور پھر ساری دنیا کے لئے دعا کریں ۔ بہت سارے ممالک ہیں جہاں ایک حصہ کو بہت تکالیف دی جا رہی ہیں بہت سارے خطے ہیں جن کا سیاسی حق انہیں نہیں مل رہا خدا ایسے سامان پیدا کرے کہ جس قسم کا بھی حق ہو وہ انہیں ملے ۔ اللہ تعالیٰ ہر انسان کو توفیق دے کہ وہ دوسروں کو دکھ دینے کے لئے اپنے حقوق استعمال نہ کرے ۔ بلکہ اپنی بھلائی اور نوع انسان کی بھلائی کے لئے اپنی طاقت اور اقتدار کا اور اپنے مال اور دولت کا علم کا اور اپنی سوجھ بوجھ کا استعمال کرے ۔ اللہ تعالیٰ وہ دن لائے کہ ساری دنیا ایک خاندان کی حیثیت میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع ہو کر اپنی زندگی کے دن گذارنے والی ہو ۔ آمین ۔

اس کے بعد حضور نے دعا فرمائی اور واپس تشریف لے گئے ۔

خدا حافظ و ناصر

نتیجۂ فکر محترم ڈاکٹر نذیر احمد صاحب ظفر ربوہ

محترم ڈاکٹر راجہ نذیر احمد صاحب ظفر (ربوہ) نے اپنی اس نظم میں سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے نہایت اہم دورہ کلمۂ اسلام اور اشاعت قرآن مجید جیسی اہم اور خالصتاً دینی اغراض کے لئے حضور انور کی بیرونی ممالک کے حالیہ بابرکت دورہ سفر پر روانگی سے قبل اپنے عقیدت مندانہ جذبات اور قلبی واردات کا اظہار جس مؤثر اور دلکش انداز میں کیا ہے وہ جماعت کے ہر فرد جماعت کے دل میں موجزن اپنے محبوب امام ہمام ایدہ اللہ الودود کے تئیں والہانہ عقیدت، وارفتگی اور مخلصانہ و نیک تمناؤں کی عکاسی کرتا ہے ۔ قارئین بدر کی ضیافت طبع اور ازدیاد ایمان کے لئے ہم اس نظم کو روزنامہ الفضل ربوہ مجریہ ۲۰ احسان (جون) ۱۳۵۹ہش سے ذیل میں نقل کر رہے ہیں (ایڈیٹر بدر)

"اللہ نگہبان خدا حافظ و ناصر"

"اے حافظِ قرآن خدا حافظ و ناصر"
ہو راہِ خدا میں یہ سفر تیرا مبارک
اے رہبرِ دوران! خدا حافظ و ناصر
ہر مرحلۂ شوق بڑی شان سے طے ہو
ہر کام ہو آسان خدا حافظ و ناصر
ایٹم کے سپوتوں کو مسلمان بنانے
جا صاحبِ برہان! خدا حافظ و ناصر
مغرب کو ہے عرفان کی دولت کی ضرورت
اے مخزنِ عرفان! خدا حافظ و ناصر
اسلام کے پرچم کو جو لہرائے جہاں میں
اب تو ہے وہ سلطان! خدا حافظ و ناصر
تو صاحبِ لولاک کا وارث ہے جہاں میں
اے سیدِ ذیشان! خدا حافظ و ناصر
اس دَور میں تو بارِ امامت کا امیں ہے
اے قائدِ دوران! خدا حافظ و ناصر
دن رات اب یہ ساری جماعت کی دعا ہے
جس کا ہے یہ عنوان! خدا حافظ و ناصر
ہو رحمتِ بےانت، بارِی کا تسلسل
ہوں فضل کے سامان! خدا حافظ و ناصر
دل جیتنے والے دینِ محمدؐ کے علمدار
ہے جان بھی قربان! خدا حافظ و ناصر
گو وقتِ مسرت ہے یہ دل ہے کہ غمیں ہے
کمزور ہے انسان! خدا حافظ و ناصر
ہر وقت ترے سر پہ اور ہر دل پہ
ہو سایۂ رحمٰن! خدا حافظ و ناصر
ہم دیدہ و دل فرش کئے راہ تکیں گے
ہر لحظہ و ہر آن! خدا حافظ و ناصر

گو تیرا ظفر ہجر کا عادی نہیں لیکن
اے غربت کے مہمان خدا حافظ و ناصر

عہد نامہ جدید کا واقعاتی جائزہ

از مکرم سید عبد العزیز صاحب مقیم نیوجرسی۔ امریکہ

عہد نامہ جدید کب اور کیسے وجود میں آیا؟

اُس کے متعلق پروفیسر وائٹلی (VIDLI) اپنی کتاب نیوٹیسٹامنٹ میں لکھتا ہے کہ ۳۶۷ء میں ۲۷ کتابوں کو منتخب کر کے ایک ساتھ اکٹھا کیا گیا۔

اور پہلی دفعہ اِس مجموعہ کو عہد نامہ جدید کا نام دیا گیا۔ ان کتابوں کا انتخاب ایک مشکل امر تھا کیونکہ انتخاب سے پہلے ساری انجیلیں بغیر کسی امتیاز کے چرچ والے پڑھتے تھے۔ اب ایک نیا مسئلہ پیش آگیا کہ کونسی انجیل ثقہ ہے اور کونسی غیر ثقہ۔ کس انجیل کو مسلّم اور کس کو غیر مسلّم قرار دیا جائے۔ اسوجہ سے عیسائیوں میں بہت جھگڑا اور فساد ہوا۔ جھگڑے کی شدت کا اِس بات سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ عہد نامہ جدید کی کتابوں کے جمع کرنے اور منتخب کرنے میں دو سو سال کا عرصہ لگ گیا۔ اور انجیلوں کو مسلّم قرار دینے کی رسم پروفیسر وائٹلی کے قول کے مطابق ۲۹۷ء میں جاکر پایہ تکمیل کو پہنچی اُس وقت بہت سی اناجیل موجود تھیں۔ اُن میں سے چار کو منتخب کر کے عہد نامہ جدید میں شامل کر دیا گیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ باقی انجیلیں، غیر معتبر۔ غیر ثقہ اور غیر مسلّمہ قرار پائیں۔ جبکہ حقیقت یہ ہے کہ یہ چاروں انجیلیں بھی شروع سے آخر تک صداقت اور سچائی سے معمور نہیں ہیں۔ ان کی ہر بات قابل ردّ ہے۔ یہاں، صرف چار انجیلوں کے متعلق جو چرچ والوں کے نزدیک مسلّم ہیں (CANONICAL) اختصار سے ذکر کیا جائیگا۔

عہد نامہ جدید میں تغیّر و تبدّل

(۱) پروفیسر وائٹلی اپنی کتاب میں لکھتا ہے کہ بعد میں آنے والوں نے عہد نامہ جدید میں بہت سی نئی باتیں داخل کر دیں اور کئی تبدیلیاں کیں پروفیسر موصوف کا کہنا ہے کہ تحریف کرنا کوئی مشکل بات نہیں۔ جبکہ اصل نسخہ کسی کتاب کا وجود ہی نہ ہو۔ جو انجیل کا پُرانے سے پرانا نسخہ موجود ہے وہ نقل در نقل کی نقل ہے۔

(۲) ۔ پادری ڈیویز (POWELL DAVIES) اپنی کتاب ڈیڈسی سکرولز کے صفحہ ۸۸ پر لکھتا ہے کہ انجیل کا پرانے سے پرانا نسخہ چوتھی صدی عیسوی کا ہے۔ اور یہ کہ اناجیل کے مولفین و مصنفین اپنی ضرورت کے مطابق اُن میں تغیّر و تبدّل کرتے رہے ہیں۔

(۳) ۔ ڈاکٹر چارلس پاٹر اپنی کتاب LOST YEARS OF JESUS REVEALED کے صفحہ ۹۶ پر لکھتا ہے کہ عیسائی لیڈر اپنے مذہبی نقطہ نگاہ کو ثابت کرنیکی خاطر انجیلوں میں تبدیلی کرتے رہے ہیں۔

(۴) ۔ الفریڈ لوازی ALFRED LOISY بہت سی کتب کا مصنف ہے۔ یہ کتابیں فرانسیسی زبان میں لکھی گئیں ہیں۔ لوازی نے اپنی کتاب ORIGINS OF NEW TESTAMENT اوریجنز آف نیوٹیسٹامنٹ میں کئی جگہ ذکر کیا ہے کہ چرچ والوں نے اناجیل میں کئی تبدیلیاں کی ہیں۔ لوازی نے عہد نامہ جدید کے متعلق طویل بحث کی ہے۔ اور بتایا ہے کہ کون کون سی انجیل کی آیتیں بعد کے زمانہ میں شامل کی گئیں نیز اُس نے بتایا ہے کہ اناجیل کو مرتب کرنیوالے وہ اشخاص نہیں ہیں جن کے نام سے یہ انجیلیں مشہور ہیں۔ لوازی کی مذکورہ کتاب سے بعض اقتباسات کا خلاصہ ذیل میں نقل کر کے عہد نامہ جدید کے الہامی یا غیر الہامی ہونے پر روشنی ڈالی جاتی ہے۔ لوازی کی تحریر سے اناجیل کو ترتیب دینے والوں کے اسماء کا اصلی یا جعلی ہونا ظاہر ہوگا۔ یعنی متی۔ مرقس۔ لوقا اور یوحنا نے اناجیل اربعہ کو لکھا یا یہ محض فرضی نام تھے۔

الف)۔ لوازی لکھتا ہے کہ انجیل الہامی کتاب نہیں ہو سکتی۔ وجہ یہ بتایا ہے کہ انجیلوں میں یہ کہیں دعویٰ موجود نہیں کہ وہ الہامی کتابیں ہیں (ملاحظہ ہو کتاب مذکورہ صفحہ ۱۰)

(ب)۔ ایک دوسرے اقتباس میں یہ بتایا گیا ہے کہ اناجیل اربعہ اور کتاب اعمال کو موجودہ شکل میں آنے کے لئے ایک لمبا عرصہ لگا۔ ان کتابوں کو بڑی سوچ سمجھ اور چھان بین کے بعد تیار کیا گیا۔ اسی سارے عرصہ میں ان کتابوں کے تیار کرنے میں کہیں بھی قدرت کا ہاتھ نظر نہیں آیا۔ حقیقت تو یہ ہے کہ بہت سی ایسی کتابیں چرچ والوں کے پاس انجیلوں کو۔ پھر خود ہی چرچ والوں نے ان کتابوں کے مضامین کا انتخاب بھی کیا (ملاحظہ فرمائیں صفحہ ۱۱-۱۰)

(ج)۔ قابل مصنف کا کہنا ہے کہ نیا عہد نامہ صداقت سے معمور اور سچائی سے بھر پور نہیں ہے۔ دوسری عام کتابوں کی طرح نیا عہد نامہ میں بھی غلطیاں موجود ہیں۔ اگرچہ مشہور یہ ہے کہ عہد نامہ جدید ایک الہامی کتاب ہے۔ (ملاحظہ ہو صفحہ ۱۱)

(د)۔ مصنف مذکور کا کہنا ہے کہ اگر اناجیل اربعہ الہامی ہوتیں تو ضروری تھا کہ جن ناموں سے وہ مشہور اور منسوب ہیں۔ فی الواقع اور حقیقت میں ان کے مصنّف وہی ہوتے۔ لیکن ایسا نہیں ہے یہ محض ایک قیاس ہے کہ متی۔ مرقس۔ لوقا اور یوحنا انجیلوں کے مرتب کرنے والے تھے۔ خصوصاً یوحنا کا یوحنا کی انجیل سے کوئی واسطہ نہیں (ملاحظہ فرمائیں صفحہ ۱۳)

لوقا اور یوحنا کی اناجیل

لوازی نے اپنی مشہور و معروف کتاب میں زبردست شواہد پیش کر کے بتایا ہے کہ لوقا اور یوحنا نے کوئی انجیل نہیں لکھی لوقا باب ۱ آیت ایک تا چار سے ظاہر ہے کہ لوقا انجیل کا لکھنے والا نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ لوقا کی انجیل کا لکھنے والا بہت بعد کے زمانہ میں پیدا ہوا۔ اُس کا شمار حواریوں میں نہیں ہو سکتا۔ لوقا انجیل کی پہلی چار آیتیں یہ ہیں۔

”چونکہ بہتوں نے اس پر کمر باندھی ہے کہ جو باتیں ہمارے درمیان واقع ہوئیں اُن کو ترتیب وار بیان کریں۔ جیسا کہ انہوں نے جو شروع سے خود دیکھنے والے اور کلام کے خادم تھے اُن کو ہم تک پہنچایا۔ اے معزز تھیفلس۔ میں نے بھی مناسب جانا کہ سب باتوں کا سلسلہ شروع سے ٹھیک ٹھیک دریافت کر کے اُن کو تیرے لئے ترتیب سے لکھوں۔“

لوقا کی انجیل کے یہ الفاظ

”جو شروع سے خود دیکھنے والے اور کلام کے خادم تھے اُن کو ہم تک پہنچایا۔“

اور

”ٹھیک ٹھیک دریافت کر کے ان کو تیرے لئے ترتیب سے لکھوں“ یہ کسی حواری کے نہیں ہو سکتے۔ نیز لوازی نے یہ بھی کہا ہے کہ تھیفلس کے لئے جو کتاب لکھی گئی تھی۔ اُس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے شجرہ نسب کا ذکر نہ تھا۔ موجودہ انجیل میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے شجرے کا ذکر ہے۔ لوازی نے دلائل پیش کرنے کے نتیجہ یہ نکالا ہے کہ کتاب اعمال اور انجیل کا مصنف لوقا نہیں ہے۔

اسی طرح لوازی کتاب مذکورہ کے صفحہ ۵۰ پر لکھتا ہے کہ یوحنا نے انجیل نہیں لکھی۔ کیونکہ یوحنا سنہ ۴۴ء میں قتل کر دیا گیا تھا۔ اور یوحنا انجیل سنہ ۱۰۰ء میں لکھی گئی۔ یوحنا انجیل اور مکاشفہ کا لکھنے والا کوئی دوسرا یوحنا تھا نہ کہ یوحنا حواری۔ مصنف لوازی نے اپنی کتاب کے صفحہ ۲۰ پر بیان کیا ہے کہ یوحنا کی انجیل معجزات اور عبادات کے بیان میں دوسری انجیلوں پر سبقت لے گئی ہے۔ جس کے معنی یہ ہیں کہ اس میں دوسری انجیلوں سے زیادہ فرضی قصے بیان ہوئے ہیں۔ جنکو مورخین تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔

اناجیل میں تغیّر و تبدّل

اناجیل میں بہت تغیّر و تبدّل کیا گیا ہے۔ بعض انجیلوں کے حاشیہ پر نوٹ دے کر بتایا گیا ہے۔ کہ کون سی آیت کو اب حذف کر دیا گیا ہے جو پُرانے نسخوں میں موجود تھی۔ یا کونسی آیت کا اضافہ کر دیا گیا ہے۔ جو پُرانے نسخوں میں موجود نہ تھی۔ عیسائی سکالرز متذکرہ تحریف و تبدّل سے واقف ہیں۔ مثلاً نیا عہد نامہ جو پاکستان بائبل سوسائٹی۔ لاہور نے شائع کیا ہے۔ اُس میں ایسے تغیّر و تبدّل کا اظہار بریکٹ ڈال کر مختلف جگہوں پر کیا گیا ہے۔ لیکن سوسائٹی نے کہیں بھی نوٹ دے کر وضاحت نہیں کی کہ بریکٹ کیوں دکھائی گئی ہے۔ تحریف و تبدّل تو بہت سی آیات میں کیا گیا ہے۔ میں صرف تین مثالیں پیش کرونگا۔

۱۔ مرقس کی انجیل میں آیت ۹ تا ۲۰ تک بعد میں باب ۱۶ میں شامل کی گئیں۔ پہلے باب ۱۶ آٹھ آیات پر مشتمل تھا۔ بعد میں گیارہ آیات کا اضافہ کیا گیا۔ ملاحظہ ہو مصادر پیرز بائبل ڈکشنری۔ زیر لفظ بائبل، نیز پروفیسر وائٹلی نلاورز نے اپنی کتاب نیوٹسٹامنٹ میں اس اضافہ کے متعلق لکھا ہے کہ مرقس کا باب ۱۶۔ آیت آٹھ پر ختم ہو گیا تھا۔ بعد میں آیت نو سے بیس تک کا اضافہ کیا گیا اور اضافہ دوسری صدی عیسوی میں ہوا۔

۲۔ متی باب اٹھائیس آیت انیس۔

”پس تم جا کر سب قوموں کو شاگرد بناؤ اور ان کو باپ اور بیٹے اور روح القدس کے نام سے بپتسمہ دو۔“

اس آیت کے متعلق جیمز ہیسٹنگز کی بائبل ڈکشنری میں زیر لفظ ٹرینیٹی TRINITY لکھا ہے کہ بعض سکالرز اس آیت کو الحاقی سمجھتے ہیں یعنی آیت مذکورہ بہت بعد میں متی کی انجیل میں شامل کی گئی ہے۔ لوازی نے اپنی متذکرہ بالا کتاب کے صفحہ ۱۲۰ پر لکھا ہے کہ اس آیت کو دوسری صدی عیسوی کے نصف میں انجیل میں شامل کیا گیا متی باب ۲۸ آیت ۱۹ کو تثلیث کے ثبوت میں پیش کیا جاتا ہے۔ لیکن اوپر کے بیان سے ظاہر ہے کہ یہ آیت بہت بعد میں انجیل میں داخل کر دی گئی۔ (باقی دیکھئے صفحہ ۱۲ پر)

لوکل انجمن احمدیہ قادیان کے زیر اہتمام

دار الامان میں ہفتہ قرآن مجید کے سلسلہ میں شبینہ اجلاسات کا بکثرت انعقاد

قرآن حکیم کے مختلف حسین و دلکش پہلوؤں پر علماء سلسلہ کی پُر مغز اور دلچسپ تقاریر

(رپورٹ مرتبہ: نور الدین غالب قائمقام نائب ایڈیٹر)

دورِ حاضر میں تمام فرقہ ہائے اسلامیہ کے مقابلہ میں اللہ تعالیٰ نے یہ شرف و امتیاز صرف جماعت احمدیہ ہی کو عطا فرمایا ہے کہ وہ قرآن کریم کی عظمت و سربلندی کے قیام اور اس کی بکثرت توسیع و اشاعت جیسے عظیم ترین مقاصد کی تکمیل کے لئے نہ صرف اکناف عالم میں ہمہ تن سرگرم عمل ہے۔ بلکہ اندرونی محاذ پر خود افراد جماعت کو بھی قرآنی انوار سے منور کرنے کے لیے مختلف مفید اور کار آمد منصوبے بروئے کار لا رہی ہے۔ جبکہ دوسرے اسلامی فرقوں میں قرآن مجید کا استعمال آج اسے صرف مساجد کی زینت بنانے، قسمیں اٹھانے اور قیمتی غلافوں میں رکھ کر اسے جہیز میں دینے تک محدود ہو کر رہ گیا ہے۔

جماعت کی سابقہ روایات کے مطابق امسال بھی نظارت دعوۃ و تبلیغ کی ہدایات کی روشنی میں لوکل انجمن احمدیہ قادیان کے زیر اہتمام اس مقدس صحیفۂ آسمانی کے مختلف درخشندہ و تابندہ پہلوؤں کو افراد جماعت کے سامنے اجاگر کرنے کے لئے مورخہ ۴ر وفا (جولائی) بروز جمعۃ المبارک تا مورخہ ۱۰ر وفا (جولائی) بروز جمعرات پہلے سے تجویز کردہ پروگرام کے مطابق "ہفتہ قرآن مجید" انتہائی روح پرور ماحول میں منایا گیا۔ اس سلسلہ میں روزانہ بعد نماز عشاء مسجد اقصیٰ میں جو شبینہ اجلاسات منعقد ہوئے ان کی مختصر روئیداد قارئین بدر کی دلچسپی اور آگاہی کی غرض سے درج ذیل ہے۔

پہلا شبینہ اجلاس

حسب پروگرام ہفتہ قرآن مجید کے سلسلہ میں پہلا شبینہ اجلاس مورخہ ۴ر وفا (جولائی) بروز جمعۃ المبارک بعد نماز عشاء مسجد اقصیٰ میں زیر صدارت محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے قائمقام امیر مقامی انتہائی روح پرور ماحول میں منعقد ہوا۔ اس اجلاس میں مکرم مولوی ظہیر احمد صاحب خادم کی تلاوت کلام پاک، اور مکرم مولوی مظفر احمد صاحب فضل کی نظم خوانی کے بعد محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ قادیان نے

"تلاوت قرآن مجید کی برکات"

کے عنوان پر ایک جامع اور دل نشین تقریر فرمائی۔ صدارتی خطاب اور اجتماعی دعا کے بعد اجلاس بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

دوسرا شبینہ اجلاس

مورخہ ۵ر جولائی کو محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ کی زیر صدارت ہفتہ قرآن مجید کے سلسلہ میں دوسرا شبینہ اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم کے تلاوت کلام پاک اور مکرم وحید الدین صاحب کی نظم کے بعد مکرم مولوی منیر احمد صاحب خادم مدرس مدرسہ احمدیہ نے

جماعت احمدیہ اور خدمتِ قرآن

کے عنوان پر مفصل روشنی ڈالی۔ محترم صدر مجلس کے ولولہ انگیز خطاب کے بعد اجتماعی دعا ہوئی اور اجلاس برخواست ہوا۔

تیسرا شبینہ اجلاس

مورخہ ۶ر جولائی کو اس مبارک ہفتہ کا تیسرا اجلاس محترم چوہدری محمود احمد صاحب عارف ناظر بیت المال آمد کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ عزیزم مکرم حافظ مظہر احمد صاحب نسیم کی تلاوت قرآن مجید اور مکرم مرزا مسعود احمد صاحب کی نظم کے بعد محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی ناظر دعوۃ و تبلیغ نے:-

قرآن مجید کی بے مثال روحانی تاثیرات

کے موضوع پر اپنے مخصوص و منفرد انداز میں فاضلانہ تقریر فرمائی۔ مختصر صدارتی خطاب اور اجتماعی دعا کے بعد اس شبینہ اجلاس کی کارروائی اختتام پذیر ہوئی۔

چوتھا شبینہ اجلاس

مورخہ ۷ر جولائی کو زیر صدارت محترم مولانا بشیر احمد صاحب فاضل دہلوی ایڈیشنل ناظر امور عامہ ہفتہ قرآن مجید کا چوتھا اجلاس منعقد ہوا۔ مکرم مولوی عبد الکریم صاحب ملکانہ کی تلاوت قرآن کریم اور مکرم محبوب احمد صاحب امروہوی کی نظم کے بعد عزیزم مکرم مولوی برہان احمد صاحب نے

عبادات کے متعلق قرآن کریم کی تعلیمات

کے عنوان پر روشنی ڈالی۔ ازاں بعد محترم صدر مجلس نے اپنے اختتامی خطاب میں بعض اہم امور کی جانب سامعین کی توجہ مبذول کرائی۔ دعا کے ساتھ جلسہ برخواست ہوا۔

پانچواں شبینہ اجلاس

اس ہفتہ کا پانچواں اجلاس مورخہ ۸ر جولائی کو محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی ناظر دعوۃ و تبلیغ کی صدارت میں انعقاد پذیر ہوا۔ مکرم حافظ اسلام الدین صاحب کی تلاوت کلام پاک اور مکرم ڈاکٹر ملک بشیر احمد صاحب ناصر کی نظم کے بعد مکرم مولوی بشیر احمد صاحب طاہر معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

قرآن مجید بہترین ضابطہ حیات

کے موضوع پر ایک نہایت مؤثر اور مدلل تقریر کی۔ پُر مغز صدارتی خطاب اور اجتماعی دعا کے بعد اجلاس کی کارروائی اختتام پذیر ہوئی۔

چھٹا شبینہ اجلاس

مورخہ ۹ر جولائی کو زیر صدارت محترم چوہدری عبد القدیر صاحب ناظر بیت المال خرچ ہفتہ قرآن مجید کا چھٹا اجلاس منعقد ہوا۔ مکرم خیر الدین صاحب متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ کی تلاوت قرآن پاک اور مکرم محبوب احمد صاحب امروہوی کی نظم کے بعد

اخروی زندگی کے بارہ میں قرآن کریم کی تعلیم

کے عنوان پر مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ قادیان نے پُر مغز اور دلچسپ تقریر کی۔ صدر مجلس کے مختصر سے خطاب کے بعد اجتماعی دعا ہوئی اور اجلاس بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

ساتواں شبینہ اجلاس

اس مبارک و مسعود ہفتہ کا آخری اجلاس مورخہ ۱۰ر جولائی محترم حکیم چوہدری بدر الدین صاحب عامل جنرل سیکرٹری لوکل انجمن احمدیہ قادیان کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ مکرم مستری محمد یوسف صاحب کی تلاوت کلام پاک اور مکرم مظفر احمد صاحب اقبال کی نظم کے بعد محترم مولانا بشیر احمد صاحب فاضل دہلوی ایڈیشنل ناظر امور عامہ نے

قرآن مجید عالمگیر شریعت اور ابدی شریعت

کے عنوان سے نہایت عالمانہ اور بصیرت افروز تقریر کی۔

اختتامی خطاب اور اجتماعی دعا

آخر میں صدر جلسہ نے اپنے مختصر اختتامی خطاب میں غیر مسلموں پر قرآن کریم کی اعجازی اور عظیم الشان تاثیرات کا نہایت دلچسپ اور سلجھے رنگ میں ذکر کیا۔ اجتماعی دعا کے ساتھ ہفتہ قرآن مجید کے سلسلہ میں شبینہ اجلاسات کا یہ پروگرام اپنی گوناگوں خصوصیات اور غایت درجہ نہایت کامیابی و کامرانی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ مستورات نے بھی بر رعایت پردہ جلسہ میں شمولیت کی اور اس کی برکات سے استفادہ کیا۔ اللہ تعالیٰ ان اجلاسات کو ہر جہت سے مفید و نتیجہ خیز بنائے اور ہمیں قرآنی علوم و انوار سے کما حقہ طریق پر بہرہ ور ہونے کی توفیق بخشے۔ آمین۔

درخواست ہائے دعا

● مکرم سید جاوید عالم صاحب ساکن خانپور ملکی مبلغ پانچ روپے مد اعانت بدر میں ارسال کرتے ہوئے جملہ بزرگان و احباب جماعت سے اپنی دینی و دنیوی ترقیات اور نیک مقاصد میں نمایاں کامیابی کے حصول کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

ناظر امور عامہ: قائمقام امیر مقامی قادیان

● خاکسار اس سال سیول انجنیئرنگ میں داخلہ لے رہا ہے۔ داخلہ کے لئے بہت سی مشکلات درپیش ہیں احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے ان مشکلات کا ازالہ کرے اور داخلہ کیلئے اسباب مہیا فرمائے۔ آمین

خاکسار: رفیق احمد ناصر ابن مکرم شیخ محمد صاحب گجراتی درویش قادیان

دارالعلوم دیوبند فرقہ بندی کا شکار

از مکرم مولوی محمد حمید صاحب کوثر مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ سری نگر کشمیر

چند ماہ قبل دارالعلوم دیوبند میں صد سالہ جشن کی تقریبات کا انعقاد ہوا۔ عقیدت مند حضرات نے جس گرم جوشی سے ان تقریبات میں حصہ لیا اس کا اندازہ اخبارات میں شائع شدہ خبروں سے بخوبی ہو سکتا ہے۔ جشن کے موقعہ پر علماء دیوبند کے کارہائے نمایاں بتلائے گئے۔ ان کی خدمات کو سراہا گیا۔ چنانچہ ایک مضمون نگار نے دیوبندی علماء حضرات کے کارنامے اپنے خیال کے مطابق بدیں الفاظ تحریر کئے:۔

"غرض بے دینی ہو یا چکڑالوی۔ برقی فتنہ ہو یا نیچر پرست، انکار حدیث کا فتنہ ہو یا انکار فقہ کا۔ اشتراکی فتنہ ہو یا بدعت ...... غرض کوئی جماعت یا فرد ایسا نہیں جس نے اس راہ اعتدال کو چیلنج کیا ہو اور اس کچھار کے شیروں نے اس کا مقابلہ نہ کیا ہو"

(اخبار الجمعیت دہلی)

ابھی اس قسم کی خبروں اور تحریرات کی سیاہی خشک بھی نہ ہوئی تھی کہ مندرجہ ذیل خبر نظر سے گزری

"عالم اسلام کی عظیم درسگاہ دیوبند فرقہ بندی کا شکار"

"عالم اسلام کی عظیم درسگاہ دارالعلوم دیوبند جہاں دنیا کے ہر ایک کونے سے تشنگان علم اپنی پیاس بجھانے کے لئے آتے ہیں اور قرآن کریم و حدیث کی روشنی سے اپنے دل و دماغ کو منور کرتے ہیں آج بند پڑی ہے۔ اس کی وجہ یہ بتائی جا رہی ہے کہ یہاں فرقہ بندی زوروں پر ہے۔ طلباء اساتذہ کا ایک حصہ درسگاہ کے مہتمم مولانا قاری محمد طیب کا وفادار ہے اور دوسرا حصہ مولانا اسعد مدنی صدر جمیعت العلماء ہند کا حامی ہے۔ پچھلے دنوں جب صد سالہ جشن کی تقریبات کا انعقاد ہوا ان دونوں گروپوں کی کشمکش کھل کر سامنے آگئی مولانا اسعد مدنی کے گروپ نے "تحفظ دیوبند" کے نام سے ایک جماعت قائم کی اس میں ہند و پاک کے نامور علماء کو شامل کیا گیا۔ مولانا اسعد مدنی کو اس کا سربراہ مقرر کیا گیا۔ جماعت کا دفتر درسگاہ میں ہی ایک جگہ قائم کیا گیا۔ مولانا قاری صاحب کا گروپ اس بات پر معترض ہوا کہ مولانا مدنی کو اس جماعت کا سربراہ کیوں بنایا گیا جبکہ اس عہدہ کے لئے مولانا قاری صاحب موزوں تھے کیونکہ وہ دارالعلوم کے مہتمم بھی ہیں ادھر مولانا اسعد مدنی کے گروپ کو شکایت ہے کہ مولانا کو درسگاہ کی مجلس شوریٰ کا رکن نہیں بنایا گیا۔ اختلافات نے شدت اختیار کر لی اور اس جگہ جہاں قرآن و حدیث کی آواز گونجا کرتی تھی نعروں اور جوابی نعروں سے گونجنے لگی۔ بات اور آگے بڑھی تو لاٹھیوں اور چھریوں کا استعمال بھی ہوا پولیس طلب کی گئی لیکن قاری صاحب نے اسکو درسگاہ کے باہر ہی رہنے دیا۔ اور اندر آنے کی اجازت نہیں دی۔ جب حالات سدھر میں نہ آئے تو درسگاہ کو تین ماہ کے لئے بند کر دیا گیا۔ اور طلباء سے ہوسٹل خالی کرا دیا گیا"

(روزنامہ آفتاب سرینگر کشمیر ۲۷ رجون ۱۹۸۰ء)

کسی شاعر نے شاید اسی موقعہ کے لئے کہا ہے کہ

اے چشم اشکبار ذرا دیکھ تو سہی
یہ گھر جو جل رہا ہے کہیں تیرا تو نہ ہو

ہمارے پیارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے چودہ سو سال قبل جن امور کی نشان دہی فرمائی تھی وہ ان ظاآج حقیقت بن کر ہمارے سامنے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا

یوشک ان یاتی علی الناس زمان لا یبقی من الاسلام الا اسمہ ولا یبقی من القرآن الا رسمہ مساجدھم عامرۃ وھی خراب من الھدی علماءھم شر من تحت ادیم السماء من عندھم تخرج الفتنۃ وفیھم تعود

(مشکوٰۃ کتاب الایمان)

(ترجمہ) لوگوں پر ایسا زمانہ آنے والا ہے کہ اسلام کا صرف نام اور قرآن کے صرف الفاظ باقی رہ جائیں گے۔ گویا علم اور عمل دونوں باقی نہ رہیں گے۔ ان کی مساجد بظاہر آباد ہوں گی۔ لیکن ہدایت سے خالی اور ویران ہوں گی۔ ان کے علماء آسمان تلے کی سب مخلوق سے بدتر ہوں گے۔ ان علماء ہی کے اندر سے فتنے نکلیں گے اور انہی کے اندر لوٹ جائیں گے گویا وہ فتنوں کا مرکز ہوں گے۔

(باقی دیکھئے صفحہ ۹ پر)

محترم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کی طرف سے

پوپ کو قرآن کریم کا تحفہ

پیرس ..... نوبل انعام یافتہ احمدی سائنسدان محترم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب نے عیسائیوں کے مذہبی راہنما پوپ جان پال دوم کو ایک ملاقات میں قرآن کریم کا تحفہ پیش کر کے خدمت قرآن کریم کی عظیم سعادت حاصل کی۔ یہ ملاقات ۲ رجون ۱۹۸۰ء کو پیرس میں ہوئی۔ جہاں پر محترم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کو لندن سے بلایا گیا تھا۔ محترم ڈاکٹر صاحب موصوف کو اقوام متحدہ کے ادارہ یونیسکو کے ڈائرکٹر جنرل مقیم پیرس جناب احمد مختار امبو نے دعوت نامہ بھیجا جس میں بتایا گیا کہ پوپ جان پال دوم نوبل انعام یافتہ سائنسدانوں سے ملنا چاہتے ہیں۔ چنانچہ ڈاکٹر صاحب موصوف کے علاوہ تین اور امن کا نوبل پرائز حاصل کرنے والے افراد اور دو نوبل انعام یافتہ سائنسدان جن میں ایک انگریز اور ایک جرمن شامل تھا اس ملاقات کے موقعہ پر موجود تھے۔ ڈاکٹر عبدالسلام صاحب نے جن کا نمبر اس ملاقات میں سب سے آخر پر تھا اپنی ملاقات کے دوران پوپ سے کہا کہ میں بطور ایک مسلمان انعام یافتہ کے اور بطور ایک سائنسدان کے جسے اللہ تعالیٰ کی ذات اور اسلام پر کامل یقین ہے۔ آپ کو قرآن کریم پیش کرنا چاہتا ہوں۔ جناب پوپ صاحب نے یہ تحفہ شکریہ سے قبول کیا قرآن کریم کو اس تقریب کی روداد فرانسیسی ٹیلی ویژن پر دکھائی گئی۔ ڈاکٹر عبدالسلام صاحب نے قرآن کریم کے انگریزی کے ترجمہ کا جو نسخہ پوپ پال دوم کو پیش کیا ہے یہ ترجمہ محترم چوہدری ظفر اللہ خان صاحب نے کیا ہے۔

(بحوالہ الفضل ۲۲ رجون ۱۹۸۰ء)

جماعت احمدیہ غانا کے امیر کی طرف سے

پوپ کو مذہبی مذاکرہ پر گفتگو کی دعوت

اکرا۔(غانا) احمدیہ مسلم مشن غانا کے مشنری انچارج اور امیر مکرم عبدالوہاب صاحب آدم نے عیسائیوں کے مذہبی پیشوا پوپ جان پال دوم کو ۸ رمئی ۱۹۸۰ء کو اس وقت قرآن کریم کا تحفہ پیش کیا جبکہ وہ مغربی افریقہ کے اس ملک غانا کے دارالحکومت کے دورے پر تشریف لائے۔ یہ خبر دیتے ہوئے غانا کے با اثر اخبار ایکو نے اپنی ۱۱ رمئی ۱۹۸۰ء کی اشاعت میں لکھا ہے کہ اس موقعہ پر جو تقریب منعقد ہوئی اس سے خطاب کرتے ہوئے مولوی عبدالوہاب صاحب آدم نے پوپ کو تجویز پیش کی کہ مذاہب کے درمیان ہم آہنگی اور خیر سگالی جذبہ پیدا کرنے کے لئے حضرت مسیح علیہ السلام کے صلیب دیئے جانے کے موضوع کو فوری اہمیت دی جائے انہوں نے کہا اسلام اور عیسائیت کے نمائندوں کے درمیان اس گفتگو سے ہی دونوں مذاہب کے پیرو کاروں کے درمیان مستقل اور پائیدار ہم آہنگی پیدا ہو سکے گی۔ انہوں نے یاد دلایا کہ اس قسم کی گفتگو کا نظریہ مئی ۱۹۷۸ء میں ہونے والی ایک کانفرنس میں پیش کیا گیا تھا۔ جو کہ عالمگیر جماعت احمدیہ کے تحت منعقد ہوئی تھی۔ اور جس میں مختلف ممتاز لوگوں نے خطاب کیا تھا۔ اخبار کے مطابق مولوی عبدالوہاب آدم صاحب نے کہا کہ برطانیہ کی برٹش کونسل آف چرچز کو اس لندن کانفرنس کے بعد یہ تحریک ہوئی تھی کہ وہ مسیح کے صلیب پر چڑھنے کے موضوع پر جماعت احمدیہ اور کونسل کے درمیان گفتگو شروع کر دیں۔ مولوی آدم صاحب نے کہا کہ جماعت احمدیہ غانا اس سلسلہ میں نہ صرف برٹش کونسل آف چرچز کی اس قسم کی گفتگو کی پیشکش کو قبول کرے گی۔ بلکہ کیتھولک چرچ کے نمائندوں کے ساتھ بھی مسلمانوں اور عیسائیوں کے عقائد کے نظریاتی اختلاف پر گفتگو کرنے کو تیار ہے۔ اور ایسی گفتگو علیحدہ بھی اور اجتماعی بھی ہو سکتی ہے۔

یہی خبر غانا کے ایک اور ہفت روزہ اخبار ویکلی سپکٹیٹر نے بھی ۱۰ رمئی ۱۹۸۰ء کی اشاعت میں شائع کی ہے۔ اس اخبار کے مطابق مولوی آدم صاحب نے اس موقعہ پر اس بات پر خوشی و فخر کا اظہار کیا کہ انکو پوپ کو قرآن کریم کا ایک نسخہ پیش کرنے کا موقعہ ملا ہے۔

(بحوالہ الفضل ۲۲ رجون ۱۹۸۰ء)

صوبہ بنگال کی بعض جماعتوں کا تبلیغی و تربیتی دورہ

چار افراد کا قبول احمدیت

رپورٹ مرتبہ مکرم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر مبلغ انچارج صوبہ بنگال

نظارت دعوۃ و تبلیغ قادیان کی اجازت و منظوری سے امسال بھی مورخہ ۳۱ مئی تا ۸ جون بنگال کی بعض جماعتوں کا تبلیغی و تربیتی دورہ کرنے کا موقعہ ملا اس دورہ میں مکرم مولوی عبد المطلب صاحب مبلغ مرشد آباد کے علاوہ مکرم ماسٹر مشرق علی صاحب ایم اے سیکرٹری تبلیغ کلکتہ اور اُن کے چھوٹے بیٹے عزیزم محمد عصمت اللہ صاحب اور مکرم فضل الرحمٰن صاحب آف مٹیہ برج بھی مبارک تحریک "وقف عارضی" کے تحت خاکسار کے ہمراہ تھے۔

چنڈائی (ضلع بانکوڑا)

۳۱ مئی کو کلکتہ سے روانہ ہوکر ہم سب نے پہلے چنڈائی پہنچے پروگرام کے مطابق بعد نماز مغرب و عشاء پنچایت کلب کے سامنے خاکسار کی صدارت میں تبلیغی جلسہ منعقد ہوا جس میں کثیر تعداد میں غیر احمدی اور غیر مسلم دوستوں نے شرکت کی مکرم مولوی عبد المطلب صاحب مبلغ مرشد آباد کی تلاوت قرآن مجید اور عزیزم عصمت اللہ صاحب کی نظم کے بعد مکرم ماسٹر مشرق علی صاحب ایم اے اور مکرم مولوی عبد المطلب صاحب مبلغ نے وفات مسیح علیہ السلام۔ اجراء نبوت سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔ اور امام مہدی کا ظہور وغیرہ عناوین پر سیر کن تقاریر کیں اور آخر میں خاکسار نے اپنی صدارتی تقریر میں موعود اقوام عالم کے ظہور اور اس کی صداقت کو بیان کیا دعا کے بعد یہ جلسہ نہایت کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ اس جلسہ کے بعد ایک نوجوان مکرم لیاقت علی صاحب ملک نے انشرح صدر کے ساتھ بیعت کی اللہ تعالیٰ ہمارے اس بھائی کو استقامت بخشے اور دینی دنیوی ترقیات عطا فرمائے آمین۔

امام نگر (ضلع بربھوم)

یکم جون کو تبلیغی وفد کے جماعت احمدیہ امام نگر میں پہنچنے کی خبر سنتے ہی مقامی غیر احمدیوں کی دعوت پر قریب کے گاؤں سے تین غیر احمدی مولوی صاحبان اپنے ہمراہ احادیث وغیرہ کتب کا ایک بڑا انبار لے کر پہنچ گئے۔ اور وفات مسیح علیہ السلام پر تبادلۂ خیال کرنے کا ارادہ ظاہر کیا چنانچہ رات گئے تک ان سے نہایت خوشگوار ماحول میں دلچسپ تبادلہ خیال ہوا۔ خُدا کے فضل سے ہر سہ علماء کرام وفات مسیح علیہ السلام کی ایک دلیل کے سامنے بھی نہ ٹھہر سکے اور جب بھی کسی دلیل سے لاجواب ہو جاتے تو اپنے موقف سے راہ فرار اختیار کر جاتے یا کج بحثی میں فضول وقت ضائع کرتے جس کو محسوس کر کے خود غیر احمدی احباب ہی ان کے خلاف شور مچانا شروع کر دیتے چنانچہ آخر مجبور ہو کر رات ہی ہر سہ علماء واپس چل دیئے اور باوجود روکنے کے نہ رُکے۔ اس گاؤں میں ہمارا تربیتی اجلاس بھی ہوا دوسرے روز یعنی مورخہ ۲ مئی کی رات کو شندر پور کیتھا میں قیام کرنے کے بعد ہم مورخہ ۳ مئی کی صبح کو تالگرام پہنچے اس گاؤں میں عرصہ چھ ماہ سے ہمارے احمدی احباب میں ذاتی معاملات کی بنا پر آپس میں کچھ ناراضگی تھی چنانچہ ان کی آپس میں مصالحت کرائی گئی اور رات کو مسجد میں ہی ایک تربیتی اجلاس ہوا دوسرے روز خُدا کے فضل سے اس گاؤں میں بھی دو افراد نے احمدیت قبول کی۔ اللہ تعالیٰ انہیں استقامت عطا فرمائے۔ آمین

ابراہیم پور ضلع مرشد آباد

ایک رات رائے گرام میں قیام کرنے کے بعد ۵ مئی کو ہمارا وفد ابراہیم پور پہنچا یہ خُدا کے فضل سے بڑی جماعت ہے اور آس پاس بھی بعض دیہات میں احمدی احباب رہتے ہیں۔ وہاں خدام نے ایک شاندار تبلیغی جلسے کا انتظام کیا ہوا تھا چنانچہ بعد نماز مغرب و عشاء خاکسار کی زیر صدارت جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی۔ تلاوت قرآن مجید کے بعد مکرم عزیزم محمد عصمت اللہ صاحب نے نظم پڑھ کر حاضرین کو محظوظ کیا بعدہٗ مکرم عبد اللہ جلال الدین صاحب۔ مکرم شمس الحق خان صاحب۔ مکرم مولوی عبد المطلب صاحب اور مکرم ماسٹر مشرق علی صاحب ایم اے نے خصوصیات احمدیت۔ برکات خلافت۔ وفات مسیح علیہ السلام اجراء نبوت وغیرہ عناوین پر تقاریر کیں۔ اس دوران خاکسار کے علاوہ مکرم مولوی عبد المطلب صاحب۔ اور نظر الاسلام صاحب نے نظمیں پڑھیں آخر میں خاکسار نے اپنی صدارتی تقریر میں سیرت حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مقام بیان کیا اور دعا کرائی اس جلسہ میں حاضر غیر احمدی احباب بے حد متاثر ہوئے اور لٹریچر تقسیم کیا گیا۔

گانتھلہ ضلع مرشد آباد

پروگرام کے مطابق دوسرے روز قبل از دوپہر ہم سب ارکین وفد گانتھلہ پہنچے اور احباب جماعت گانتھلہ کے ساتھ جمعہ کی نماز ادا کی اور بعد نماز عصر گانتھلہ میں اہل حدیث کی مسجد کے صحن میں ایک کامیاب تبلیغی جلسہ منعقد ہوا دور دور سے غیر از جماعت دوست پڑھے لکھے سمجھدار تشریف لائے تھے خاکسار کی صدارت میں تلاوت قرآن مجید کے بعد عزیزم عصمت اللہ صاحب نے اپنی مترنم آواز میں بنگلہ نظم سنائی مکرم ماسٹر صابر علی صاحب مکرم مولوی عبد المطلب صاحب مبلغ سلسلہ اور مکرم ماسٹر مشرق علی صاحب نے سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم۔ امام مہدی کا ظہور اور اس کی صداقت و علامات کسر صلیب۔ دجّال یاجوج ماجوج وغیرہ عنوانات پر علی الترتیب مدلل تقاریر کیں۔ اس دوران مکرم فضل الرحمٰن صاحب۔ مکرم شمس الدین صاحب داتی اور مکرم مولوی عبد المطلب صاحب نے بنگلہ زبان میں نظمیں پڑھیں آخر میں خاکسار نے صدارتی تقریر کی بعد جس کا بنگلہ ترجمہ مکرم ماسٹر مشرق علی صاحب نے پیش کیا دعا ہوئی اور رات ۹ بجے جلسہ ختم ہوا۔

آرماری و بیلڈنگہ

مورخہ ۷ مئی کو ہم سب بھگوان گولہ پہنچے جہاں مکرم ماسٹر عبد الرشید صاحب ہمارے اکیلے احمدی رہتے ہیں۔ دوپہر اُن کے ہاں تھوڑا آرام کر لینے کے بعد مکرم عبد الرشید صاحب کی معیت میں ہم چھ میل کے فاصلہ پر ایک گاؤں آرماری پہنچے اس گاؤں میں ہمارے نہایت مستعد اور جوشیلے صرف دو نئے احمدی نوجوان ہیں ان کی کوشش اور تحریک پر رات کو بعد نماز عشاء پچاس سے زائد غیر از جماعت احباب جمع ہو گئے مکرم ماسٹر مشرق علی صاحب ایم اے سیکرٹری تبلیغ کی زیر صدارت تلاوت کے بعد مکرم مرزا عبد القیوم صاحب مکرم مولوی عبد المطلب صاحب اور خاکسار نے تقاریر کیں اور آخر میں صدر جلسہ مکرم ماسٹر مشرق علی صاحب موصوف نے حاضرین کے مختلف اعتراضات و شبہات کا نہایت عمدہ اور دلنشین انداز میں جواب دیا۔

دوسرے روز آرماری سے ہم سب اراکین وفد بیلڈنگہ پہنچے یہاں ہمارے ایک ہی احمدی دوست مکرم عبد اللہ صاحب رہتے ہیں۔ انہوں نے اپنے کئی زیر تبلیغ افراد سے ملایا جن سے کئی رنگ میں تبادلہ خیالات ہوتا رہا اور خدا کے فضل سے یہاں بھی ایک نوجوان نے بیعت کی ہے اس علاقہ میں ایک نیک ماحول احمدیت کے حق میں پیدا ہو چکا ہے اور یہاں کے لوگوں کا ارادہ ہے کہ ایک جلسہ ہو جس میں تفصیل سے جماعت احمدیہ کی تعلیمات لوگوں کے سامنے پیش کی جائیں خُدا تعالیٰ یہاں ایک نیک تغیر پیدا فرمائے بیلڈنگہ سے کلکتہ واپسی ہوئی خدا کے فضل سے اس تبلیغی و تربیتی دورہ میں اجلاسات کے علاوہ کئی ایک جماعتی امور سرانجام دیئے گئے۔ اللہ تعالیٰ اس دورہ کے نیک اور دوررس نتائج برآمد فرمائے اور سعید روحوں کو قبول حق کی سعادت نصیب ہو آمین۔

دیوبند فرقہ بندی کا شکار (بقیہ صفحہ ۸)

مندرجہ بالا خبر سے واضح ہے کہ آج کے علماء خواہ وہ کسی بھی دارالعلوم یا دینی درسگاہ کے فارغ التحصیل کیوں نہ ہوں۔ آپسی تنازعات اور ہوس اقتدار کی جنگ ان کو اصل مقاصد سے بہت دور لے جا چکی ہے۔ ایک طرف وہ اسلام کے وسیع تر تبلیغی مقاصد کو پورا کرنے سے قاصر نظر آتے ہیں تو دوسری طرف مسلمانوں کی بگڑتی ہوئی دینی حالت کی اصلاح بھی ان کے بس کی بات نہیں حقیقت یہ ہے کہ مذکورہ بالا مقاصد کو پورا کرنے کے لئے جناب قاری محمد طیب صاحب کی تحریر کے مطابق ایک ایسے روحانی وجود کی ضرورت ہے:-

"جو خاتم النبیین کی غیر معمولی قوت کو اپنے اندر جذب کئے ہوئے ہو...... پھر (نیز) جو خود بھی نبوت آشنا ہو۔" (تعلیمات اسلام اور مسیحی اقوام صفحہ ۲۲۶)

چنانچہ جماعت احمدیہ بفضلہ تعالیٰ آج بھی "خلافت" کے زیر سایہ زمین کے کناروں تک تبلیغ و تربیت کے اہم فریضہ کو ادا کر رہی ہے۔ اور انشاء اللہ اس وقت تک ادا کرتی رہے گی۔ جب تک کہ وہ عظیم مقاصد حاصل نہ ہو جائیں جن کے لئے اللہ تعالیٰ نے اس جماعت کو قائم کیا ہے۔

وشاکھاپٹنم میں کامیاب تبلیغی مہم

رپورٹ مرتبہ عزیزم مکرم طاہر احمد صاحب عارف سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ وشاکھاپٹنم

یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم ہے کہ اُس نے ہمیں وشاکھاپٹنم اور اس کے مضافات میں مؤثر رنگ میں غیر از جماعت احباب تک احمدیت کا پیغام پہنچانے کی توفیق عطا فرمائی ہے اس علاقہ میں ایک بستی گاجواگہ میں مسلمانوں کی اکثریت ہے جب ہم نے وہاں کے بعض افراد تک پیغام حق پہنچایا تو ان لوگوں نے مزید تحقیق کی غرض سے خواہش کی کہ اگر آپ اپنے مولوی صاحب کو بلائیں تو ہمارے بہت سے شکوک رفع ہو سکتے ہیں چنانچہ جماعت احمدیہ وشاکھاپٹنم کی درخواست اور محترم ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ قادیان کے ارشاد پر مکرم مولوی حمید الدین صاحب مورخہ ۲۲؍جون کی صبح الحاج ظفر عبد الباسط صاحب کے ہمراہ وشاکھاپٹنم میں وارد ہوئے۔ آپ کے وشاکھاپٹنم پہنچتے ہی صبح گیارہ بجے غیر مسلموں کی عبادت گاہ میں لیکچر کا انتظام کیا گیا جس میں تقریباً چھ صد معززین اور اعلیٰ آفیسران اپنے اقارب کے ہمراہ شریک ہوئے مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس نے اپنی تقریر میں اسلام کی حقانیت اور قرآن مجید کی برتری کو تمام سابقہ الہامی کتب پر اس رنگ میں ثابت کی کہ حاضرین بے حد محظوظ ہوئے ازاں بعد اور بھی کئی معززین شہر سے مولوی صاحب موصوف کی ملاقات کروائی گئی اور ان تک احمدیت کا پیغام زبانی پہنچانے کے علاوہ لٹریچر بھی دیا گیا۔ مورخہ ۲۳؍جون کو گاجواگہ کی جامعہ مسجد میں بستی کے مسلمانوں کی خواہش کے پیش نظر بعد نماز عشاء تقریر کا انتظام کیا گیا تھا۔ جس کے لئے خود مسجد کے پیش امام اور متولی صاحب کی طرف سے پوری بستی میں منادی کے ذریعہ اس تقریر کو سننے کی تاکید کی گئی نیز احباب جماعت نے ایک اشتہار بھی شائع کر کے معززین شہر میں تقسیم کیا۔ لاؤڈ سپیکر کا انتظام غیر از جماعت احباب نے کیا ہوا تھا اور مسجد کے مینار پر نصب شدہ اسپیکر سے بھی تقریر کو نشر کیا گیا تاکہ بستی کے زیادہ سے زیادہ احباب اس سے استفادہ کر سکیں مکرم مولوی صاحب نے اپنی تقریر میں حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کو دلنشین پیرایہ میں بیان کیا اور حضرت امام مہدی علیہ السلام کے ظہور کی پیشگوئی پر روشنی ڈالتے ہوئے اس کے ظہور پذیر ہو جانے کی خوشخبری بھی پہنچائی دوران تقریر موصوف نے جماعت کی تبلیغی مہم کا اس طور سے جائزہ پیش کیا کہ سامعین بے حد محظوظ ہوئے۔ آخر میں مولوی صاحب نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات قرآن مجید اور احادیث سے ثابت کی پھر مولوی صاحب نے تمام حاضرین سے مخاطب ہو کر کہا کہ آؤ ہم سب مل کر اب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اسلام کی خدمت کرنے اور حضرت امام مہدی علیہ السلام کو پہچان کر آپ کی اقتداء کرنے کی توفیق دے چنانچہ تمام افراد نے ہاتھ اٹھا کر مولوی صاحب کے ساتھ دعا کی دعا کے بعد تقریباً پون گھنٹہ تک علمی مذاکرہ کے رنگ میں سوالات کے جوابات دے کر ہر اعتبار سے پیغام حق پہنچایا گیا۔ بعدہٗ محترم رحیم خان صاحب صدر جماعت وشاکھاپٹنم نے مختصر رنگ میں جماعت کا تعارف کرایا اور تمام سامعین کا شکریہ ادا کیا۔ مسجد کا مسقف حصہ سامعین سے بھرا ہوا تھا اور مرد و زن مسجد کے باہر بیٹھ کر بھی کارروائی سن رہے تھے۔ اُس وقت بعض نوجوان نے تو آواز بلند کہا کہ ہم آج سے اس بات کا اعلان کرتے ہیں کہ حضرت امام مہدی مرزا غلام احمد علیہ السلام سچے امام مہدی ہیں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام وفات پا چکے ہیں اکثر افراد اس قدر متاثر ہوئے کہ وہ اسی وقت بیعت کرنے کے لئے تیار ہو گئے لیکن ان کو مزید مطالعہ کرنے کا مشورہ دیا گیا ہے مگر اس کے باوجود بھی ایک صاحب مکرم محمد عبد السبحان صاحب سنیئر چارج مین نیول ڈاکیارڈ نے بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہونے کی سعادت حاصل کی اللہ تعالیٰ انہیں استقامت عطا فرمائے آمین۔

اس موقعہ پر مسجد میں لٹریچر بھی تقسیم کیا گیا اس وقت یہ تمام علاقہ بفضلہ تعالیٰ احمدیت کی تبلیغ کے لئے بے حد مفید ہے اور میدان احمدیت کے پھیلانے کے لئے ہموار ہے۔ اللہ تعالیٰ وہ دن جلد لائے جب حضرت امام مہدی علیہ السلام کی اقتداء میں سارا دنیا حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کو مان کر خدا تعالیٰ کی خوشنودی کو حاصل کرے آمین۔

بطحا کی وادیوں سے جو نکلا تھا آفتاب
بڑھتا رہے وہ نور نبوت خدا کرے
قائم ہو پھر سے حکم محمدؐ جہان میں
ضائع نہ ہو تمہاری یہ محنت خدا کرے

جموں شہر میں تبلیغی سرگرمیاں

ماہ مئی ۱۹۸۰ء میں نظارت دعوۃ و تبلیغ کے ارشاد پر خاکسار بھدرواہ سے جموں منتقل ہوا یہاں پر ہماری جماعت کے ایک مخلص دوست مکرم بابو محمد یوسف صاحب صدر جماعت پیرانہ سالی کے باوجود جوانوں کا سا جوش تبلیغ رکھتے ہیں چنانچہ اس ایک ماہ میں خاکسار اور محترم صدر صاحب موصوف نے جموں کے قریباً ہر حصہ میں جا کر جماعت احمدیہ کا لٹریچر تقسیم کیا اور تبلیغ کی۔

ایس آر۔ ایس لائبریری میں جماعتی لٹریچر

ایس۔ آر۔ ایس جموں کی سب سے بڑی لائبریری ہے۔ خاکسار اور محترم صدر صاحب موصوف نے چیف لائبریرین صاحب سے ملاقات کر کے لائبریری میں جماعت کا لٹریچر رکھوانے کی خواہش کا اظہار کیا انہوں نے بخوشی اجازت دیدی چنانچہ مورخہ ۹-۶-۸۰ کو ہم دونوں سلسلہ کا لٹریچر لے کر ان کے پاس گئے موصوف نے ایک علیحدہ الماری مخصوص کر کے اور اس پر "احمدیہ مسلم معلوماتی لٹریچر" لکھ کر اس میں جماعت کا لٹریچر محفوظ کر دیا۔

خالصہ ہائی سکول کی لائبریری میں احمدیہ لٹریچر

۱۴-۶-۸۰ کو خاکسار اور محترم صدر صاحب نانک پورہ جموں کے خالصہ ہائی سکول میں گئے جہاں پر خاکسار کے زیر تبلیغ ایک سکھ دوست سے ملاقات کر کے سکول کی لائبریری میں جماعت احمدیہ اور سکھ ازم کے بارے میں معلوماتی لٹریچر رکھوایا گیا۔ ۱۳-۶-۸۰ کو خاکسار اور محترم صدر صاحب نے نظارت دعوۃ و تبلیغ کا شائع کردہ پمفلٹ "چودھویں صدی ہجری کا اختتام اور مسلمانوں کے لئے لمحہ فکریہ" تقسیم کرنے کا پروگرام بنایا چنانچہ جموں کے پچاس کے قریب معروف و علم دوست گھرانوں میں باقاعدہ لفافوں میں بند کر کے اور اس پر مشن ہاؤس کی مہر لگا کر یہ کتابچہ پہنچایا گیا جن میں جامع مسجد حنفی کے میر واعظ جامعہ مسجد اہلحدیث کے میر واعظ صدر انا مسید جماعت (شیعہ) اور دیگر اوقاف اور سرکاری اعلیٰ ملازمین شامل ہیں۔

یوم تبلیغ

۱۵-۶-۸۰ کو خاکسار نے جموں میں یوم تبلیغ منانے کا پروگرام بنایا چنانچہ حسب مشورہ محترم صدر صاحب خاکسار محترم نور محمد صاحب بھٹی ایم اے بی ایڈ محترم محمد اقبال صاحب بھدرواہی کے ہمراہ اُردو ہندی اور انگریزی کا لٹریچر لیکر صبح ۷ بجے مشن ہاؤس سے روانہ ہوئے اور شہر کے مختلف اطراف میں لٹریچر تقسیم کیا اسی دوران بعض مولوی صاحبان کے ساتھ گفتگو بھی ہوئی یہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت کامیاب رہی۔

سکھ محفل میں احمدی مبلغ کی تقریر

مورخہ ۲۹؍جون کو جموں میں خالصہ ضلع تنظیم کی طرف سے گورو گوبند جی کا گوربپورب بڑے دھوم دھام سے منایا گیا خاکسار کو ایک ہفتہ قبل ضلع کمیٹی کے ایک معزز رکن سردار گیانی ستیا سنگھ صاحب کی طرف سے اس جلسہ میں تقریر کرنے کی دعوت مل چکی تھی چنانچہ خاکسار مولوی فاروق احمد صاحب پونچھی کے ہمراہ لٹریچر تقسیم کرتا ہوا جلسہ گاہ پہنچا جہاں پر بیس ہزار سے زائد سکھ بھائی اپنی اس مبارک تقریب میں شرکت کی غرض سے حاضر ہوئے تھے۔ خاکسار کی تقریر ٹھیک ۱۲ بجے شروع ہوئی خاکسار نے اپنی تقریر میں گورو نانک جی مہاراج کی پاکیزہ زندگی کے مختلف پہلوؤں کو گورو گرنتھ صاحب کی روشنی میں واضح کیا اور آپ کے مسلمان بزرگوں کے ساتھ خوشگوار تعلقات کا ذکر کرتے ہوئے گورو گوبند سنگھ جی جیسے بادشاہ کے حالات زندگی پر روشنی ڈالی اور تاریخی شواہد کی روشنی میں ثابت کیا کہ آپ نے بھی اپنے وقت کے مسلمان بزرگوں اور حکمرانوں کے ساتھ اچھے تعلقات رکھے تقریر کو جاری رکھتے ہوئے خاکسار نے بتایا کہ اس زمانہ میں بھی اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضرت مرزا غلام احمد صاحب مہدی علیہ السلام کو دنیا میں مبعوث کیا ہے اور آپ کو مختلف انبیاء کے نئے نام سے موسوم فرمایا ہے جو اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ دنیا ایک پلیٹ فارم پر جمع ہو کر خدا تعالیٰ کی پرستش کرے اور دنیا کی بدامنی اور بدحالی ختم ہو جائے تقریر کے آخر میں خاکسار نے سیدنا حضرت مہدی علیہ السلام کی رقم فرمودہ کتاب پیغام صلح کا ایک اقتباس امن اتحاد کے بارہ احباب کو پڑھ کر سنایا اللہ تعالیٰ کے فضل سے تقریر بہت مفید رہی بعدہٗ لٹریچر تقسیم کیا گیا اور درجنوں احباب نے خاکسار کا پتہ بغرض خط و کتابت حاصل کیا اللہ تعالیٰ اسکے بہترین نتائج برآمد فرمائے اور آئندہ بھی اس سے بڑھکر خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

(خاکسار محمد ایوب ساجد مبلغ سلسلہ جموں)

فارم اصل آمد سے موصی احباب فوری توجہ فرمائیں!

حصہ آمد کے موصی احباب اور خواتین سے ان کی گزشتہ سال یکم مئی ۱۹۷۹ء تا ۳۰ اپریل ۱۹۸۰ء کی آمد معلوم کرنے کے لئے فارم اصل آمد بھجوائے جا چکے ہیں اور ان میں سے بہت سے احباب کی طرف سے فارم پُر ہو کر واپس دفتر ہذا کو مل گئے ہیں۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔ دفتر ہذا کی طرف سے اب ان کو سالانہ حساب بھجوایا جا رہا ہے۔

مگر ابھی تک ایک خاصی تعداد ایسے موصی احباب کی بھی ہے جن کی طرف سے فارم اصل آمد پُر ہو کر تا حال واپس نہیں ملے جن کی وجہ سے ان کے حسابات نامکمل ہیں۔ ایسے موصی احباب کو جلد توجہ کرنی چاہیئے اس سلسلہ میں قاعدہ نمبر ۲۰۹ کے الفاظ ان کی اطلاع و توجہ کے لئے درج ذیل ہیں:-

"جو موصی وصیت کا چندہ واجب ہونے کی تاریخ سے چھ ماہ بعد تک رقم وصیت (حصہ آمد) ادا نہ کرے یا فارم اصل آمد پُر نہ کرے اور دفتر سے اپنی معذوری بتا کر مہلت حاصل نہ کرے تو صدر انجمن احمدیہ کو اختیار ہوگا کہ بعد مناسب تنبیہ اس کی وصیت کو منسوخ کر دے اور موصی جو رقم بحق حصہ وصیت میں ادا کر چکا ہو اس کے واپس لینے کا اسے حق نہ ہوگا جس موصی کی وصیت انجمن کی طرف سے منسوخ کر دی جائے وہ جماعتی عہدیدار نہیں بن سکے گا۔"

عہدیداران جماعت و مبلغین صاحبان سے ضروری گزارش ہے کہ اس اعلان کو اپنی جماعت کے تمام موصی احباب تک پہنچانے کا انتظام کریں تا موصی حضرات میں سے کوئی موصی ایسا نہ رہے جو امسال اپنا فارم اصل آمد پُر نہ کرے اور اپنے حسابات سے آگاہ نہ ہو۔

نوٹ:- حصہ آمد کا کوئی موصی اگر ایسا ہو جسکو ابھی تک فارم اصل آمد نہ ملا ہو تو وہ فارم اصل آمد دفتر ہذا سے طلب کرے یا کارڈ پر اپنی ہر قسم کی آمد سالانہ درج کر کے دفتر ہذا کو بھجوا دے کیونکہ ممکن ہے کہ ان کو بھجوایا گیا فارم ڈاک میں ضائع ہو گیا ہو۔

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

عہد نامہ جدید کا واقعاتی جائزہ: بقیہ صفحہ ۶

علاوہ ازیں متی باب ۱۵ آیت ۲۴ اور باب ۱۰ آیت ۶ کے مطابق حضرت عیسیٰ کا مشن صرف اسرائیلیوں کے لئے تھا اس کے برخلاف متی باب ۲۸ آیت ۱۹ کے مطابق سب قوموں کو شاگرد بنانے کا ذکر ہے واضح تضاد موجود ہے باب ۲۸ آیت ۱۹ کا بعد میں انجیل میں شامل کرنا ثابت ہے۔

۳- مرقس باب ۱ آیت ۱ "یسوع مسیح ابن خدا کی خوشخبری کا شروع" اس آیت میں ابن خدا کے الفاظ بہت بعد میں شامل کئے گئے امریکن سٹینڈرڈ بائیبل کے حاشیہ پر لکھا ہے کہ یہ الفاظ بائیبل کے پرانے نسخوں میں موجود نہیں اوپر کی سطور میں ذکر کیا جا چکا ہے کہ عہد نامہ جدید کن مراحل سے گزرنے کے بعد موجودہ صورت میں آیا پھر بھی بتایا جا چکا ہے کہ بعض منکرین مغرب یہ تسلیم نہیں کرتے کہ متی۔ مرقس۔ لوقا اور یوحنا اناجیل کے لکھنے والے تھے حضرت مرزا غلام احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی کتاب "مسیح ہندوستان میں" میں تحریر فرمایا ہے کہ:-

"غرض ان انجیلوں میں بہت سی باتیں ایسی بھری پڑی ہیں کہ وہ بتلا رہی ہیں کہ یہ انجیلیں اپنی اصلی حالت پر قائم نہیں رہیں ان کے بنانے والے حواری اور ان کے شاگرد نہیں ہیں۔"

آپ کی مذکورہ کتاب اپریل ۱۸۹۹ء میں لکھی گئی آپ نے اس زمانہ میں یہ بتا کر کہ انجیل کے لکھنے والے حواری نہیں ہیں آئندہ اس امر پر تحقیق کرنے کے لئے رہنمائی فرما دی۔ لوازی کی کتاب جو ۱۹۵۲ء میں شائع ہوئی آپ کے نقطۂ نظر کی تائید کرتی ہے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اپنی تصنیف لطیف میں تحریر فرماتے ہیں:-

"بہت سی اور بھی کتابیں انجیل کے نام سے تالیف کی گئی ہیں تو ہمارے پاس کوئی پختہ دلیل اس بات پر نہیں کہ کیوں ان دوسری کتابوں کے سب کے سب مضمون رد کئے جائیں اور کیوں ان انجیلوں کا سب لکھا ہوا مان لیا جائے۔"

آج بائیبل سکالرز یہی کچھ کہہ رہے ہیں جو آپ نے اسی سال پہلے فرمایا (باقی)

مجالس انصار اللہ کا سہ ماہی تعلیمی نصاب اور ان کی ذمہ داری

قبل ازیں ۱۲ جولائی کے اخبار بدر کے ذریعہ جملہ مجالس کو انصار اللہ ہند کی اطلاع و عمل کے لئے مقررہ سہ ماہی نصاب "کشتی نوح" کے بارہ میں اعلان کیا جا چکا ہے۔ اس کتاب کے مطالعہ سے ہم اپنی تعلیم سے واقف ہو سکتے ہیں اور ہمیں یہ پتہ چل سکتا ہے کہ ہمیں اللہ تعالیٰ کی رضا کیسے حاصل ہو سکتی ہے اور اس کی ناراضگی اور اس کے عذاب سے محفوظ رہنے کے لئے کن باتوں پر عمل کرنا ضروری ہے۔ اس وقت اسے انصار اللہ کے نصاب میں اسی غرض سے رکھا گیا ہے تا ناواقف اس سے واقف ہو جائیں اور جو مطالعہ کر چکے ہیں ان کی یاد داشت پھر سے تازہ ہو جائے اور سب انصار مل کر جماعتی رنگ میں کوشاں ہوں کہ اس بابرکت تعلیم کے سانچے میں ہمارا کردار و عمل ڈھل جائے اور یہ ہمارے رگ و پے میں یہاں تک سرایت کر جائے کہ اس کے انوار و برکات کا ہماری زندگیوں میں عملی ظہور نظر آنے لگے۔ صرف کوشش ہی نہیں اس کے ساتھ پُر سوز دعاؤں کا التزام نہایت ضروری ہے۔

تمام عہدیداران کرام اور جہاں عہدیدار نہیں وہاں ان افراد سے جن کی عمر ۴۰ سال سے زائد ہے درخواست ہے کہ اپنے اپنے حلقہ کار میں ایسی مخلصانہ اور انتھک کوشش فرمائیں کہ کوئی ممبر اس سہ ماہی نصاب کے مطالعہ اور کماحقہ استفادہ سے غافل نہ رہے۔ نیز اپنی اپنی مجلس سے ایسے ممبران انصار اللہ کی فہرستیں بھجوائیں جو اس کے امتحان میں زبانی طور پر یا تحریری طور پر شامل ہو سکتے ہوں تا کہ مرکز سے اس تعداد کے مطابق پرچہ جات اور رول نمبر ہر جماعت میں بروقت بھجوائے جا سکیں۔ انتھک کوشش کرنے والے مخلص حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مندرجہ ذیل دعا سے مالا مال ہو سکتے ہیں۔ اٹھیں کوشش کریں اور اس زریں موقعہ کو ہاتھ سے نہ جانے دیں۔ ؎

کریما صد کرم کن بر کسے کو ناصرِ دین است ٭ بلائے او بگردان گر گہے آفت شود پیدا
چنانش خوش دار اے خداوند قادرِ مطلق ٭ کہ در ہر کار و بار و حال او جنت شود پیدا

خاکسار: حکیم محمد دین عفی عنہ
قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ قادیان

VARIETY CHAPPAL PRODUCTS KANPUR
MANUFACTURERS & ORDER SUPPLIERS
PHONES:- 52325 / 52686 P.P
ویرائٹی چپل پروڈکٹس
۲۹/۲۲ کھنیا بازار
کانپور۔ یوپی
پائیدار بہترین ڈیزائن پر لیدر سول اور ربر شیٹ کے سینڈل زنانہ و مردانہ چپلوں کا واحد مرکز
مینوفیکچررس اینڈ آرڈر سپلائرز

ہر قسم اور ہر ماڈل کے
موٹر کار۔ موٹر سائیکل۔ سکوٹرس کی خرید و فروخت کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے
AUTOWINGS,
آٹو ونگس
32, SECOND MAIN ROAD
C.I.T. COLONY
MADRAS-600004
Phone no. 76360

ضروری اعلان

بابت اندراج فارم نکاح

اس امر سے تو احباب کرام واقف ہی ہیں کہ صدر انجمن احمدیہ نے احمدی احباب کی سہولت کے لئے ایک شعبہ رشتہ ناطہ قائم کر رکھا ہے جو کہ نظارت دعوۃ و تبلیغ کے تحت کام کر رہا ہے ۔ یہ شعبہ احباب جماعت کی رشتہ وناطہ کے تعلق میں جہاں تک ممکن ہے راہ نمائی کرتا ہے اور وہ رشتے جو احباب جماعت کے طے پا جاتے ہیں ان کا یہ شعبہ باقاعدہ ریکارڈ رکھتا ہے اور اگر کسی وقت کسی دوست کو اس ریکارڈ کے مطابق اپنے نکاح کی نقول کی ضرورت پیش آتی ہے تو دفتر نقول مہیا کرتا ہے ۔

یہ شعبہ اس لئے بھی ضروری ہے کہ نکاح کا ریکارڈ ہر فرد محفوظ نہیں رکھ سکتا لیکن یہ شعبہ اس ریکارڈ کو اپنے ہاں محفوظ رکھتا ہے ۔ اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ اس دفتر کے اخراجات ڈاک وغیرہ کہاں سے مہیا کئے جائیں ۔ اس دقت کو دور کرنے کے لئے نظارت ہذا نے نکاح فارم طباعت کرا رکھے ہیں اور ان نکاح فارموں کی قیمت سے اس شعبہ کے ڈاک وغیرہ کے اخراجات پورے کئے جاتے ہیں ۔ نکاح فارم کے ایک سیٹ کی قیمت ۲/ روپے (Rs 2/) ہے یہ اصل میں نکاح فارم کی قیمت نہیں بلکہ نکاح کے اندراج اور ڈاک کے اخراجات وغیرہ کے لئے یہ رقم ہوتی ہے لیکن بعض احباب عدم علم کی وجہ سے نکاح فارم کے اندراج و رجسٹریشن کے لئے تو ارسال کر دیتے ہیں لیکن وہ نکاح فارم تو نظارت ہذا کے طبع شدہ فارم ہوتے ہیں اور نہ ہی نکاح فارم کے ساتھ ۲/ روپے فیس رجسٹریشن ارسال کی جاتی ہے جس سے نظارت کے اس شعبہ رشتہ وناطہ کو بھی دقت پیش آتی ہے اور احباب جماعت کو بھی شکوہ و شکایت کا موقع ملتا ہے کہ ہمارا ارسال کردہ فارم اندراج رجسٹر نہیں کیا گیا ۔

اس لئے احباب جماعت کی آگاہی کے لئے نظارت ہذا اعلان کروا رہی ہے کہ نظارت ہذا کا رشتہ وناطہ کا یہ شعبہ صرف ان نکاح فارموں کی رجسٹریشن کرتا ہے جو نظارت ہذا کے شعبہ رشتہ وناطہ کے فارم ہیں جن کی قیمت ۲/ فی سیٹ ہے یا پھر ان نکاح فارموں کو جن کے ہمراہ ۲/ رجسٹریشن فیس ارسال کی گئی ہو ۔

نظارت ہذا احباب جماعت سے توقع رکھتی ہے کہ وہ نکاح فارموں کے نظارت دعوۃ و تبلیغ میں اندراج کے لئے مندرجہ بالا وضاحت کو مدِنظر رکھ کر یا تو طبع شدہ فارم منگوا کر رکھیں یا پھر نکاح فارم ارسال کرتے وقت رجسٹریشن فیس ۲/ ساتھ ارسال فرمایا کریں ۔ نکاح فارم کی قیمت کی رقم مد "نشر و اشاعت" قیمت نکاح فارم بنام محاسب صاحب قادیان ارسال کی جائے ۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

اعلانِ نکاح

مورخہ ۸/۶/۱۹ کو مسجد مبارک ربوہ میں محترم صوفی غلام محمد صاحب ناظر بیت المال خرچ صدر انجمن احمدیہ ربوہ نے عزیز چوہدری حمید احمد سلمہٗ ابن مکرم چوہدری سعید احمد صاحب ایڈیشنل ناظر جائیداد صدر انجمن احمدیہ قادیان کا نکاح عزیزہ عطیہ مبارکہ سلمہا بنت مکرم چوہدری منیر احمد صاحب محلہ دار البرکات (غربی) ربوہ کے ہمراہ مبلغ بیس ہزار روپے حق مہر پر پڑھا عزیز حمید احمد سلمہٗ مکرم چوہدری فیض احمد صاحب (مرحوم) سابق امیر جماعت احمدیہ بوہلا جہاراں ضلع سیالکوٹ کے پوتے اور مکرم سیٹھ خیر الدین صاحب (مرحوم) لکھنؤ کے نواسے ہیں جبکہ عزیزہ عطیہ مبارکہ سلمہا مکرم چوہدری فیض احمد صاحب مرحوم کی نواسی ہے احباب دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو فریقین کے لئے ہر جہت سے بابرکت اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے آمین

(ایڈیٹر بدر)

درخواستِ دُعا خاکسار کی نانی جان مقیم ملتان (پاکستان) کے بازو کا آپریشن ہوا ہے ۔ نیز میرے ماموں مکرم جمیل احمد صاحب ایک عرصہ سے کمر کی تکلیف میں مبتلا ہیں احباب جماعت سے ہر دو کی کامل شفایابی اور چھوٹے بھائی مکرم ریاض الدین صاحب مقیم کلکتہ کے کاروبار میں برکت ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے (خاکسار منیر الدین ناصر قادیان)

رمضان المبارک میں

صدقہ و خیرات اور فدیۃ الصّیام کی ادائیگی!

از محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ قادیان

جماعتِ مؤمنین کے لئے ایک بار پھر اُن کی زندگیوں میں رمضان المبارک آ رہا ہے ۔ اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ سب کو اس ماہ صیام کی برکات سے وافر حصہ عطا فرمائے ان کے روزے اور دیگر عبادات مقبول ہوں قرآن کریم اور احادیث نبویہ کے مطابق رمضان المبارک میں کثرت سے صدقہ و خیرات کرنا چاہئیے اس سلسلہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اُسوۂ حسنہ ہمارے سامنے ہے کہ آپؐ رمضان المبارک میں تیز رفتار آندھی سے بھی بڑھ کر صدقہ و خیرات فرمایا کرتے تھے رمضان شریف کے مبارک مہینہ میں ہر عاقل بالغ اور صحت مند مسلمان مرد اور عورت کے لئے روزہ رکھنا فرض ہے روزے کی فرضیت ایسی ہی ہے جیسے دیگر ارکانِ اسلام کی البتہ جو مرد اور عورت بیمار ہو نیز ضعفِ پیری یا کسی دوسری حقیقی معذوری کی وجہ سے روزہ نہ رکھ سکتا ہو تو اس کو اسلامی شریعت نے فدیۃ الصّیام ادا کرنے کی رعایت دی ہے اصل فدیہ تو یہ ہے کہ کسی غریب محتاج کو اپنی حیثیت کے مطابق رمضان المبارک کے ہر روزے کے عوض کھانا کھلا دیا جائے اور یہ صورت بھی جائز ہے کہ نقدی یا کسی اور طریق سے کھانے کا انتظام کر دیا جائے تا وہ رمضان المبارک کی برکات سے محروم نہ رہیں بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک فرمان کے مطابق روزہ داروں کو بھی جو استطاعت رکھتے ہوں فدیۃ الصیام دینا چاہئیے تا ان کے روزے قبول ہوں اور جو کمی کسی پہلو سے ان کے نیک عمل میں رہ گئی ہو وہ اس زائد نیکی کے صدقے پوری ہو جائے ۔

پس ایسے احباب جماعت جو جماعتی نظام کے تحت اپنے صدقات اور فدیۃ الصیام کی رقوم مستحق غرباء اور مساکین میں تقسیم کرانے کے خواہشمند ہوں وہ ایسی جملہ رقوم " امیر جماعت احمدیہ قادیان " کے پتہ پر ارسال فرمائیں انشاء اللہ اُن کی طرف سے اس کی مناسب تقسیم کا انتظام کر دیا جائے گا ۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو رمضان شریف کی برکات سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اُٹھانے کی توفیق دے اور سب کے روزے اور دیگر عبادات قبول ہوں ۔ آمین

دعائے مغفرت

افسوس محترمہ شمس النساء صاحبہ اہلیہ محترم الحاج منشی محمد شمس الدین صاحب مرحوم سابق امیر جماعت احمدیہ کلکتہ مورخہ ۱۰ ر جولائی کو بعمر تقریباً ۸۰ سال وفات پا گئیں انا للہ و انا الیہ راجعون مورخہ ۸۰/۷/۱۱ کو مرحومہ کا تابوت ان کے فرزند مکرم فیروز الدین صاحب انور سیکرٹری مال جماعت احمدیہ کلکتہ بذریعہ طیارہ امرتسر اور وہاں سے بذریعہ ٹیکسی قادیان لائے اگلے روز مورخہ ۸۰/۷/۱۲ کو بوقت ۱۲ بجے دوپہر محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے قائم مقام امیر مقامی نے صحن مدرسہ احمدیہ میں مقامی احباب کی کثیر تعداد سمیت نماز جنازہ ادا کی ازاں بعد مرحومہ کے تابوت کی تدفین بہشتی مقبرہ میں عمل میں لائی گئی ۔

مرحومہ نے اپنے پیچھے ایک بڑا خاندان سوگوار چھوڑا ہے بہت مخلص اور گوناگوں صفات کی حامل احمدی خاتون تھیں ۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرمائے اپنے قرب میں اعلیٰ مقام عطا کرے اور جملہ لواحقین کو صبرِ جمیل کی توفیق بخشتے ہوئے مرحومہ کی نیک صفات کا وارث بنائے ۔ آمین ۔ (ایڈیٹر بدر)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو پاک کرتی ہے